عمران سیریز 13 ابنِ صفی



قبر اور خنجر

عمران سیریز نمبر 13

قبر اور خنجر

(مکمل ناول)



عمران کی زندگی میں شائد کوئی لمحہ ایسا آیا ہو جب اس نے خود کو بیکار محسوس کیا ہو! ہر وقت کچھ نہ کچھ کرنے کی عادت، عادت نہیں بلکہ ضرورت کہلاتی ہے! بعض آدمیوں کا اعصابی نظام ہی کچھ اس قسم کا ہوتا ہے کہ حرکت کے بغیر انہیں سکون نہیں ملتا۔ سکون سے زیادہ بہتر لفظ تسکین ہو سکتا ہے! لہٰذا ایسے آدمیوں سے کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی عادت کو ضرورت ہی کہیں گے۔

عمران کو اس وقت کوئی کام نہیں تھا تو مکھیوں کے پیچھے پڑ گیا تھا! اس کے ہاتھ میں فلٹ کی پچکاری تھی اور وہ دیوار پر بیٹھنے والی مکھیوں پر تاک تاک کر نشانے لگا رہا تھا۔

اچانک فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے جھونک میں فلٹ کی دو چار بوچھاڑیں ٹیلی فون پر بھی دے ماریں پھر ریسیور اٹھا کر مردہ سی آواز میں بولا۔ "ہیلو!"

"ہیلو!.... ڈار.... لنگ!" دوسری طرف سے ایک بڑی سریلی سی آواز آئی اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا-- یہ وہی لڑکی تھی، جو اکثر اسے فون پر چھیڑتی رہتی تھی۔ عمران نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ کہاں رہتی ہے.... اور اس کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔

"ہیلو! ڈیئرسٹ....!" دوسری طرف سے پھر آواز آئی۔

"رانگ نمبر پلیز!" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ "ہو سکتا ہے، کہ ڈارلنگ اور ڈیئرسٹ میرے پڑوسی ہوں! لیکن ان سے میری جان پہچان نہیں ہے!"

اس نے ریسیور رکھ دیا! اور پھر فلٹ کی بوچھاڑیں اکا دکا مکھیوں پر پڑنے لگیں۔ اچانک اسکا ہاتھ دیوار سے دروازے میں گھوم گیا! اور فلٹ کی بوچھاڑ اس کے نوکر سلیمان کے چہرے پر پڑی جو دروازے میں داخل ہو رہا تھا!

شاید اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے بوچھاڑ اسے اپنے حلق میں اترتی محسوس ہوئی اور وہ کھانس کر تھوکنے لگا۔

''ارر.... چہ!'' اس نے پچکاری میز پر پھینک کر سلیمان کی پیٹھ ٹھونکنی شروع کر دی! پھر بولا۔ ''ٹھہرو ٹھہرو!''

دوسرے ہی لمحے میں اس نے بڑی پھرتی سے کاغذ کی ایک بتی بنائی، اور سلیمان کے سر کو مضبوطی سے پکڑ کر ناک میں بتی کرنے لگا!.... اب اس بیچارے پر چھینکوں کا دورہ پڑ گیا۔

''یہ کیا صاحب.... ارے میرا.... آچھیں آچھیں!''

''نکلی کہ نہیں!'' عمران نے بڑی سنجیدگی سے فرش پر کچھ تلاش کرتے ہوئے پوچھا۔

''کیا نکلی؟''

''مکھی!'' عمران سر ہلا کر بولا۔

''آپ نے میرے حلق میں فلٹ مارا تھا۔''

''مکھی تھی سلیمان کے بچے -- مکھی!''

''میرے حلق میں؟'' سلیمان نے بسور کر پوچھا۔

''یقیناً تھی! ورنہ میرا ہاتھ دروازے کی طرف کیوں گھوم گیا تھا!'' عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

''صاحب! میری ایک بات سن لیجئے!'' سلیمان بولا۔

''دو باتیں سناؤ! مگر ٹھہرو! پہلے مکھی نکل جانے دو! ورنہ وہ ایک بھی نہ سنانے دے گی!''

''میں اب خودکشی کر لوں گا --'' سلیمان پھر بسورنے لگا۔

''ابے اس سے زیادہ آسان نسخہ یہ رہے گا کہ جاسوسی ناول لکھنا شروع کر دے!''

''خودکشی کر لوں گا.... یا پھر نہ کروں گا۔''

دوپہر کے کھانے سے پہلے تم خودکشی نہیں کر سکتے! سمجھے!'' عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ ''اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہارا ساتھ دوں۔''

''آپ کیوں ساتھ دیں گے!''

'' آج کل جیسا کھانا مل رہا ہے اس سے تو بہتر یہی ہے کہ میں خودکشی کر لوں۔ نہ زندہ رہوں گا نہ کھانا کھاؤں گا۔''

"کیا خرابی ہے کھانے میں!"

"ایک خرابی ہوتی ہے! ابے تو ہمیشہ شوربے میں بوٹیاں لگادیتا ہے! ہزار بار سمجھا دیا کہ گوشت میں بوٹیاں مجھے ناپسند ہیں!"

"بغیر بوٹیوں کے شوربہ کیسے تیار ہو گا صاحب!"

"اب یہ بھی میں ہی بتاؤں! ابے تو اسی وقت خودکشی کرلے... ہاں!--"

فون کی گھنٹی پھر بجی اور عمران دہاڑتا ہوا ریسیور پر ٹوٹ پڑا۔

"سن رہا ہوں!" اس نے غصیلی آواز میں کہا۔ "بار بار ہیلو کہنے کی ضرورت نہیں ہے!"

"عمران ڈارلنگ غصے میں ہو گیا!" دوسری طرف سے اسی لڑکی کی آواز آئی۔

"غصے میں نہیں اپنے کمرے میں ہوں.... میرا نام عمران ڈارلنگ نہیں.... علی عمران ہے.... عمران ڈارلنگ کا فون نمبر کچھ اور ہو گا۔"

"تم اس وقت کیا کر رہے ہو۔"

"مکھیاں مار رہا ہوں!"

"یہاں آجاؤ--!"

"تو کیا عمران ڈارلنگ کسی مچھر کا نام ہے، جو ریسیور میں گھس کر تم تک پہنچ جائے گا!"

"تمہارا موڈ خراب معلوم ہوتا ہے!"

"ہاں! یہی بات ہے! آہا ٹھہرو! تم عورت ہی ہو نا! ذرا مجھے بتاؤ کہ بوٹیوں کے بغیر شوربہ تیار ہو سکتا ہے یا نہیں۔"

"کیا بکواس لے بیٹھے ڈارلنگ تم!.... آج موسم بڑا خوشگوار ہے!"

"کیا آج موسم خوشگوار ہے!" عمران نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر سلیمان سے پوچھا۔

سلیمان بڑے مغموم انداز میں سر ہلا کر رہ گیا۔

"ہیلو!" عمران نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "ہاں! سلیمان کا بھی یہی خیال ہے۔"

"کیا بے پر کی اڑا رہے ہو! ڈئیر سٹ!"

"پردار خود ہی اڑی پھرتی ہیں! میں کیا اڑاؤں!"

لڑکی نے کچھ اور کہنا چاہا تھا لیکن عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا! پھر میز کے پاس سے ہٹا ہی

تھا کہ گھنٹی دوبارہ بجی.... اور عمران دانت پیس کر فون پر ٹوٹ پڑا۔

"ارے اب پیچھا بھی چھوڑو میرا!" عمران چیخا! "ورنہ میں تمہارے باپ کا پتہ لگا کر انہیں دن میں کم از کم ایک سو پچھتر بار بور کیا کروں گا!"

"کیا!" دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی! "کون بول رہا ہے!"

"ارر---ہپ!" عمران کے ہونٹ مضبوطی سے بند ہوگئے!

"ہیلو---" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "کون ہے فون پر!"

"میں عمران بول رہا ہوں جناب!" عمران نے کہا! اس نے محکمہ خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کی آواز پہچان لی تھی!

"عمران! تم فوراً تھرٹین اسٹریٹ کی جوزف لاج میں پہنچو! کسی نے کرنل جوزف کو قتل کر دیا ہے!"

"کب؟"

"یہ تو ڈاکٹر کی رپورٹ ہی بتائے گی! میں یہیں موجود ہوں! تم جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کرو! میں چاہتا ہوں کہ لاش اٹھنے سے پہلے تم بھی موقعہ واردات کا جائزہ لے لو۔"

"کیپٹن فیاض ہے وہاں!" عمران نے پوچھا۔

"ہے! لیکن تم جلدی کرو!"

"ابھی حاضر ہوا جناب!" عمران نے کہا۔ پھر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کا انتظار کئے بغیر ریسیور رکھ کر سلیمان سے بولا۔ "کیا میں نے ابھی تک کپڑے نہیں تبدیل کئے!"

"نہیں صاحب!"

"کیوں نہیں کئے!" عمران اس طرح حلق پھاڑ کر دہاڑا جیسے وہ اس معاملے میں حارج ہوا ہو!

"آپ کپڑے کبھی نہیں تبدیل کرتے!" سلیمان بولا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا تھا!" عمران غرایا!

"آپ کو کہیں بہت جلد پہنچنا ہے!"

"اتنی دیر بعد بتایا ہے تم نے سور!" عمران مکا تان کر دوڑا۔

"اب آپ اور دیر کر رہے ہیں!" سلیمان پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔

"ہاں ٹھیک ہے! جاؤ میرا کوٹ اٹھا لاؤ!" عمران اس طرح ٹھہر گیا جیسے سچ مچ یہ بات پہلے

اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو!

سلیمان ان باتوں کا عادی ہو گیا تھا۔ اگر کوئی اسے ہزار روپیہ ماہوار بھی دیتا تو وہ عمران کو چھوڑ کر نہ جاتا! عمران ایسا ہی دلچسپ آقا تھا!.... یہی نہیں بلکہ وہ شاہ خرچ اور فیاض بھی تھا! اس کی ساری رقومات سلیمان ہی کی تحویل میں رہتی تھیں اور گھریلو انتظامات کے سلسلے میں وہ سیاہ و سفید کا مالک تھا۔

عمران جلدی جلدی لباس تبدیل کر کے باہر آیا... گیراج سے کار نکالی اور تھرٹین اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا! کرنل جوزف جس کے قتل کی اطلاع اسے فون پر ملی تھی کوئی غیر معروف آدمی نہیں تھا! شہر کے دیسی عیسائیوں میں اس سے زیادہ مالدار آدمی اور کوئی نہ تھا! لیکن اس کے قتل پر عمران کو حیرت بھی نہیں تھی-- کیونکہ اس کے بہتیرے اعزہ اس کی دولت کے امیدوار تھے۔

کرنل جوزف لاولد تھا! اور جوزف لاج میں اپنے چند ملازمین کے ساتھ رہتا تھا۔

عمران کو اس کا بھی علم تھا کہ سر سلطان اور کرنل جوزف گہرے دوست تھے--!

جوزف لاج پہنچ کر عمران نے محسوس کیا کہ وہ سر سلطان کو اپنی آمد کی اطلاع دیئے بغیر اندر نہیں داخل ہو سکے گا! کیونکہ صدر دروازے پر سخت قسم کا پہرہ تھا! اور شائد کچھ دیر قبل پولیس کانسٹیبل پریس رپورٹروں کے ساتھ بُرا برتاؤ کر چکے تھے!۔

عمران کو بھی انہوں نے پریس رپورٹر ہی سمجھ کر لال پیلی آنکھیں دکھائیں تھیں! لیکن عمران وہیں جم کر ان سے ان کے بال بچوں کی خیریت پوچھنے لگا!۔ کانسٹیبل اسے پہچانتے نہیں تھے! لہذا ان کی آنکھوں سے شبہ جھانکنے لگا-- ان میں سے ایک جو شائد خود کو کافی عقل مند سمجھتا تھا! بولا۔

"کیوں؟ کیا مطلب ہے!"

"مطلب.... یار! مطلب آج تک میری سمجھ میں بھی نہیں آیا! مگر کوئی ایسی صورت نکالو کہ میں اندر پہنچ سکوں۔"

کانسٹیبل کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اندر سے سر سلطان کا پرسنل سیکرٹری آتا دکھائی دیا۔

"اوہو آپ یہاں کیوں رک گئے ہیں! صاحب آپ کے منتظر ہیں۔" اس نے عمران سے کہا اور کانسٹیبل بوکھلا گئے! اب انہیں معلوم ہوا کہ جس کے داخلے کے لئے ان سے کہا گیا تھا! وہ یہی

بیوقوف آدمی تھا!۔

اندر کیپٹن فیاض کی آواز عمران کو سب سے پہلے سنائی دی! وہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ غالباً وقوعے پر اظہار خیال کر رہا تھا! لیکن عمران پر نظر پڑتے ہی اس کی آواز ڈھیلی پڑ گئی.... پولیس کے آفیسروں کے علاوہ وہاں محکمہ خارجہ کے آفیسر بھی موجود تھے! یہ چیز عمران کے لئے باعث تشویش تھی! سر سلطان کی موجودگی کے لئے تو یہی جواز کافی تھا کہ وہ کرنل جوزف کے دوستوں میں سے تھے لیکن ان کے محکمے کے دوسرے آفیسروں کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا تھا--؟ وہ سب اس کمرے کے سامنے کھڑے تھے جہاں لاش تھی! سر سلطان نے عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

یہ کرنل جوزف کی خواب گاہ تھی اور شاید اسے سوتے وقت قتل کیا گیا تھا! کیونکہ لاش مسہری پر تھی اور سر سلطان پہلے ہی فون پر کہہ چکے تھے کہ لاش کو اس کی جگہ سے ہٹایا نہیں گیا--اس کے بائیں پہلو میں ایک خنجر دستے تک پیوست تھا! اور شاید اسے تڑپنے کی بھی مہلت نہیں ملی تھی کیونکہ بستر زیادہ شکن آلود نہیں تھا! لاش داہنی کروٹ پر پڑی ہوئی تھی! عمران تھوڑی دیر تک خاموش کھڑا لاش کو دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر گلوگیر آواز میں بولا۔

"خدا ایسی موت سب کو نصیب کرے!"

سر سلطان اس کی طرف مڑے! لیکن ان کی آنکھوں سے حقارت آمیز غصہ جھانک رہا تھا! شاید وہ اس وقت اس کی بے تکی باتیں سننے کے موڈ میں نہیں تھے! عمران فوراً ہی سنبھل کر بولا۔

"پتہ نہیں قاتلوں نے یہ ڈھونگ کیوں رچایا ہے!"

"ڈھونگ.... کیا مطلب!"

"کرنل جوزف کا قتل اس کمرے میں نہیں ہوا.... مجھے یقین ہے!" عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا کہ تم شرلاک ہومز کی طرح انہونی اور چونکا دینے والی باتیں کرو۔"

عمران سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

"میرا مطلب یہ ہے کہ فیاض پہلے ہی بہت کان کھا چکا ہے--اور اب میں طریقہ قتل پر

کچھ بھی نہیں سننا چاہتا!۔۔۔ مجھے قاتل چاہئے!"

"کرنل جوزف کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق تھا!" دفعتاً عمران نے سوال کیا۔

"کچھ بھی نہیں وہ میرا دوست تھا۔"

"ہوں! لہٰذا وہ آپ کے ماتحت آفیسروں کا دوست کسی طرح نہیں ہو سکتا۔"

"کیا مطلب!"

"آپ کے علاوہ دوسرے آفیسرں کی موجودگی حیرت انگیز ہے۔"

"غیر ضروری باتیں نہ کرو!"

"یہ معلوم کئے بغیر میں قاتل یا قاتلوں تک پہنچ نہیں سکوں گا!"

"میں تمہاری باتیں نہیں سمجھ پایا! وضاحت کرو۔"

"محکمہ خارجہ سے اس کا کیا تعلق تھا!" عمران نے پھر اپنا پہلا سوال دہرایا۔

سر سلطان کچھ نہیں بولے۔۔۔ وہ کچھ سوچنے لگے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے کہا" تم نے ابھی کہا تھا کہ قتل اس کمرے میں نہیں ہوا! آخر تم کس بناء پر کہہ سکتے ہو!"

" لاش کی حالت یہی ظاہر کرتی ہے! وہ داہنی کروٹ سویا ہوا تھا! لہٰذا قاتل نے نہایت آسانی سے بائیں پہلو میں خنجر اتار دیا۔ اور پھر کرنل جوزف کو کروٹ بدلنے تک کی مہلت نہ مل سکی! آپ خود سوچئے کیا کرنل اتنا ہی کمزور آدمی تھا کہ خنجر لگنے کے بعد سیدھا بھی نہ ہو سکا!"

" وہ بہت پیتا تھا!" سر سلطان نے کہا۔" ہو سکتا ہے کہ زیادہ نشے کی حالت میں سویا ہو! اکثر دیکھا گیا ہے کہ نشے میں قتل کئے جانے والے دوسری سانس بھی نہیں لے سکے!"

عمران نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔۔ وہ چاروں طرف نظر دوڑا رہا تھا۔۔۔۔ ایک بار وہ لاش کے قریب بھی گیا۔۔۔ اس کے پیروں کے تلوے دیکھے!۔۔۔ اور پھر سر سلطان کے قریب واپس آگیا!۔

" اگر کرنل نشے میں تھا تو۔۔۔! اوہ مگر جانے دیجئے!۔۔۔۔ آپ منطقی بحثوں میں مت الجھئے۔ میں اب کچھ نہیں کہوں گا!۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ مجھے یہ کیسے معلوم ہو کہ پچھلی رات کرنل کہاں کہاں رہا تھا!۔"

" تم کہو! جو کچھ کہنا چاہتے ہو!" سر سلطان نے مضطربانہ انداز میں کہا!

" میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرنل جوزف گنوار تھا بالکل۔۔۔۔ لیکن جادوگر تھا۔۔۔۔

زمین پر پیر نہیں رکھتا تھا!--ہوا میں اڑتا تھا.... اور....!"

"تمہاری بکواس سننے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے!" سر سلطان جھلا گئے!

"اگر ننگے پیر نہیں چلتا تھا تو پھر اس کے سلیپر یا جوتے کہاں ہیں! مجھے تو یہاں اس کمرے میں ایک بھی نظر نہیں آتا!"

سر سلطان نے بوکھلا کر چاروں طرف دیکھا! اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا میں نے غلط کہا تھا!" عمران نے پوچھا۔

"عمران سنجیدگی سے! ہاں یہ بات قابل غور ہے!"

"وہ پچھلی رات جہاں سے بھی یہاں تک آیا ہوگا ننگے پاؤں ہی آیا ہوگا! لیکن اس کے تلوے میلے نہیں ہیں!.... ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے پیر زمین پر پڑے ہی نہ ہوں!"

سر سلطان کچھ اس انداز میں چاروں طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں کرنل جوزف کے جوتوں یا سلیپروں کی تلاش ہو!

عمران پھر لاش کے قریب جا کر خنجر کے دستے پر جھک پڑا تھا۔ اسے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بڑبڑایا۔

"آہا.... یہ خنجر....! واہ!" پھر وہ سیدھا کھڑا ہو کر آہستہ سے بولا۔ "یہ خنجر کسی عورت کا ہے!"

"ہاں!.... شاید-- ہو سکتا ہے! اس پر میمی بڈ فورڈ کندہ ہے!" سر سلطان بولے۔

"اور میمی کسی عورت ہی کا نام ہو سکتا ہے!" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "لیکن خود میمی ہی نے اسے استعمال نہ کیا ہوگا ورنہ اتنی لاپروائی سے اسے یہاں نہ چھوڑ جاتی۔"

"ہو سکتا ہے وہ اسے نکالنے میں کامیاب نہ ہوئی ہو!"

"وہ اسے دستے تک گھونپنے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتی!" عمران بولا "میں ٹھنڈی لاش کی بات کر رہا ہوں!"

"ٹھنڈی لاش سے کیا مطلب۔"

"میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کسی ایسی لاش کے پہلو میں جو ٹھنڈی ہو چکی ہو دستے تک خنجر اتار دینا آسان کام نہیں ہے!"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"یہی کہ یہ خنجر لاش ٹھنڈی ہو جانے کے بعد گھونپا گیا ہے! ہو سکتا ہے کہ اصل مجرم میمی

بڈفورڈ کو پھنسانا چاہتا ہو!"

"لیکن یہ خون!" سر سلطان نے بستر پر پھیلے ہوئے خون کی طرف اشارہ کیا۔" کیا لاش ٹھنڈی ہو جانے کے بعد ایسا ممکن ہے!"

"بالکل ممکن ہے جناب! پوسٹ مارٹم کی رپورٹ اس کی کہانی بھی سنا دے گی! میرا دعویٰ ہے کہ اس خون کا تعلق اس لاش سے ہرگز نہیں ہو سکتا!"

سر سلطان کچھ نہیں بولے!

عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔" لاش اٹھوا دیجئے! مکان مقفل ہو جانا چاہئے! آج رات کو ایکس ٹو کے آدمی اپنے طور پر یہاں کام کریں گے! بشرطیکہ اس واقعے کا تعلق محکمہ خارجہ سے بھی ہو!"

سر سلطان نے عمران کو گھور کر دیکھا مگر کچھ نہیں بولے!

"آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں!" عمران پھر بولا۔

"تمہاری صلاحیتوں کا امتحان بھی مقصود ہے!" سر سلطان نے مسکرا کر کہا اور کمرے سے چلے گئے!

پھر عمران بھی باہر نکل آیا! کیپٹن فیاض ابھی موجود تھا اور وہ عمران سے قطعی بے تعلق ہو رہا تھا.... جیسے کبھی کی جان پہچان ہی نہ ہو! عمران بھی وہاں سے نکلا چلا گیا!

اپنے فلیٹ میں پہنچ کر اس نے جولیانا فٹز واٹر کو فون کیا!

"یس سر!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"تھرٹین اسٹریٹ کی جوزف لاج میں کرنل جوزف قتل کر دیا گیا ہے پچھلی رات! تم جانتی ہو نا کرنل جوزف کو.... وہی جو ملٹری کے ٹھیکے لیتا تھا!"

"جی ہاں جناب! میں اسے جانتی ہوں! اور میرے لئے اس کا قتل باعث حیرت بھی نہیں ہے! کیونکہ وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا! اکثر اس کے رقیبوں سے اس کا جھگڑا ہوتا رہا ہے!"

"یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جولی!" عمران نے ٹھنڈی سانس لیکر کہا!" اب محکمہ انسداد جرائم کو شہر بھر کے عاشقوں اور رقیبوں کی فہرست بنانی پڑے گی! زمانہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ اگلے وقتوں کے عاشق ٹھنڈی آہیں بھرا کرتے تھے۔ پڑھے لکھے ہوئے تو دو چار شعر کہہ لئے۔ رقیبوں سے شکایت ہوئی تو دبی زبان سے محبوب کی بے رخی کا شکوہ کر لیا۔ بات ختم!۔ مگر آج کے عاشق رقابت میں چھرا مار دیتے ہیں! لہٰذا اب پولیس کے لئے ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے! ہو

ملا ہے کہ اس سلسلے میں کچھ نئے قوانین بھی وضع کرنے پڑیں! مثلاً عشاق کو قانوناً مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے علاقے کے تھانوں میں اپنے اور اپنے رقیبوں کے نام رجسٹر کرائیں۔ یوں؟.... ہنسو مت!---اچھا سنو! آج رات جوزف لاج کی تلاشی لو۔ ایسی شہادتیں تلاش کرنے کی کوشش کرو! جس سے اس واردات پر روشنی پڑ سکے! وہاں تمہیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ کسی میمی بڈفورڈ سے بھی اس کے تعلقات تھے!۔"

"مگر جناب! اس قتل کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق ہے!"

"جولی....!" عمران نے دفعتاً سخت لہجے میں کہا۔

"جناب!" دوسری طرف سے سہمی ہوئی سی آواز آئی۔

"تمہیں اس سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہئے۔"

"میں معافی چاہتی ہوں جناب!"

عمران نے مزید کچھ کہے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا۔

کیس پیچیدہ تھا اس لئے اسے سوچنے پر بھی مجبور ہونا پڑا.... اگر وہ خنجر کسی میمی بڈفورڈ پر قتل کا الزام رکھنے کے لئے تھا تب تو کیس میں کوئی پیچیدگی نہیں تھی! لیکن اگر کسی میمی بڈفورڈ کا وجود ہی نہ ثابت ہو سکا تو قاتلوں کا یہ رویہ غور طلب تھا؟--- کیا یہ ضروری تھا کہ وہ اس کی لاش کو خواب گاہ میں پہنچا کر اس کا لباس تبدیل کراتے! لیکن پوسٹ مارٹم ہونے پر یہ بات بھی پوشیدہ نہ رہتی کہ موت خنجر لگنے سے نہیں واقع ہوئی تھی!--- ایسی صورت میں یا تو قاتل اناڑی تھا یا بہت ہی چالاک! چالاک اس صورت میں جب کہ یہ سب کچھ اس نے پولیس کو الجھانے کے لئے کیا ہو!

عمران شام تک اس کیس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا! تقریباً پانچ بجے وہ اٹھا! ارادہ تھا کہ جوزف کے حلقہ احباب سے اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل کرے!.... وہ لباس تبدیل ہی کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی! اس نے سوچا کہ کیپٹن فیاض کے علاوہ اور کوئی نہ ہوگا مگر یہ خیال غلط نکلا کیونکہ دوسری طرف سر سلطان تھے!

"عمران!" وہ کہہ رہے تھے!" میمی بڈفورڈ یقیناً اہمیت رکھتی ہے! کیپٹن فیاض کے پاس اس کے متعلق بہت کچھ مواد ہے! مگر میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا! مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایک اتفاقیہ اور غیر متوقع شہادت نے واقعات کا رخ ایک بالکل ہی مختلف سمت میں موڑ دیا ہے! مگر اب میں

سوچتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ محکمہ خارجہ کی توجہ اس طرف غیر ضروری ہو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ جوزف ان دنوں کسی عورت کے معاملے میں الجھا ہوا تھا.... ہیلو.... تم سن رہے ہو!"

"جی ہاں میں سن رہا ہوں! اور یہ بھی سمجھ رہا ہوں کہ آپ محض جوزف کے دوست ہونے کی بناء پر دلچسپی نہیں لے رہے تھے!"

"تمہارا خیال صحیح ہے اور اب تم اس کے متعلق سوچنا ہی چھوڑ دو۔ ویسے فیاض کو ٹٹولنے کی کوشش کرو.... مجھے حالات سے مطلع کرو۔ پھر میں بتاؤں گا کہ محکمہ خارجہ کی دخل اندازی ہے یا نہیں۔"

"بہت بہتر جناب!" عمران بولا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

عمران کی دلچسپی بڑھ گئی تھی! اب اگر محکمہ خارجہ اس کیس میں دلچسپی نہ لیتا تب بھی عمران کی دلچسپی تو برقرار ہی رہتی.... یوں بھی آج کل اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا! پہلے اس نے سوچا کہ فیاض کو فون کرے لیکن پھر ارادہ ترک کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فیاض اس کیس کے سلسلے میں اس سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے لہٰذا اگر وہ گھر پر موجود بھی ہوا تو اسے اپنی موجودگی کی اطلاع ہرگز نہ دے گا! اس نے فون ہی پر دوسرے ذرائع سے اس کے متعلق معلوم کرنا چاہا اور کامیاب بھی ہو گیا۔ کیپٹن فیاض اس وقت ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں موجود تھا۔

عمران نے اپنی ٹوسٹیر سنبھالی اور وہیں جا پہنچا!

فیاض ہال میں موجود تھا! اور اس کے ساتھ اسی کے محکمے کا ایک آدمی انسپکٹر پرویز تھا! جس کی موجودگی کا مطلب یہ تھا کہ فیاض یہاں تفریحاً نہیں آیا! انسپکٹر پرویز اپنی ڈائری کھولے ہوئے اس پر کچھ لکھ رہا تھا۔ اور فیاض اس طرح آگے جھکا ہوا تھا جیسے وہ اسے ڈکٹیٹ کرا رہا ہو! عمران بالکل اس انداز میں ان کے قریب سے گذر گیا جیسے اس نے انہیں دیکھا ہی نہ ہو! مگر کیپٹن فیاض کی گھورتی ہوئی آنکھیں اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

عمران سیدھا بار کاؤنٹر کی طرف چلا گیا! کاؤنٹر پر بارمین تنہا تھا!

عمران اسے دیکھ کر اس انداز میں مسکرایا جیسے پہلے کی شناسائی ہو! بارمین کو بھی اخلاقاً دانت نکالنے پڑے! اور اس نے سر کی خفیف سی جنبش سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ وہ اسے پہچانتا ہے۔ حالانکہ شاید ہی کبھی عمران بار کے کاؤنٹر کی طرف گیا ہو! وہ اس کلب کا ممبر ضرور تھا

لیکن گذر شاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔

"کہو!.... کیا بات ہے!" عمران نے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھکتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "میں ہزاروں بار منیجر کو آگاہ کر چکا تھا کہ ایک نہ ایک دن خفیہ پولیس والے یہاں ضرور آئیں گے! اپنے ہاتھ صاف رکھو!"

"ہمارے ہاتھ بالکل صاف ہیں جناب....!" بار مین مسکرا کر بولا۔ "وہ دونوں صاحبان تو کسی میمی فورڈ کے متعلق پوچھ رہے تھے۔"

"ہائیں!.... میمی فورڈ کے متعلق!" عمران نے حیرت ظاہر کی! "حالانکہ.... میمی بڈ فورڈ--!"

"جی ہاں!" بار مین جلدی سے بولا۔ "پتہ نہیں کب کی مر کھپ گئی!" اس زمانے کے دو ویٹر یہاں اب بھی ہیں! وہ خود بھی اس کے جنازے میں شریک ہوئے تھے!"

"اور کیا!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "مگر میمی کے متعلق وہ کیا پوچھ رہے تھے.... وہ تو بڑی اچھی لڑکی تھی.... ایسی نہیں تھی کہ خفیہ پولیس والوں کو اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرنی پڑتی--کیوں؟"

"میں نے دیکھا نہیں ہے جناب! لیکن سنا ہے کہ وہ بہت خوبصورت تھی.... اور کلب کے مستقل ممبروں کی تعداد اسی کی وجہ سے بڑھ گئی تھی!"

"آہ.... ہاں!.... مجھے یاد ہے...." عمران بولا! "بہت خوبصورت تھی.... اور جب وہ یہاں تمہاری جگہ کھڑی ہو کر شراب دیا کرتی تھی!"

"یہاں آپ کچھ بھول رہے ہیں جناب!.... وہ بار میڈ نہیں تھی بلکہ رقاصہ تھی!"

"اف فوہ.... میرا حافظہ.... ٹھیک ہے!.... وہ رقاصہ ہی تھی.... آج تو بھئی قلاقند کی کاک ٹیل پینے کو دل چاہتا ہے!۔"

"قلاقند کی کاک ٹیل!" بار مین متحیرانہ انداز میں آنکھیں پھاڑ کر بولا۔

"نہیں توبہ.... شکر قند کی!"

"آپ کا حافظہ جناب.... کہیں آپ کے ذہن میں ٹماٹر کی کاک ٹیل تو نہیں ہے!"

"ہاں.... ہاں.... وہی.... وہی.... پتہ نہیں کیوں یہ ٹماٹر میرے ذہن سے ہمیشہ نکل

بھاگتا ہے.... کیا تم مجھے اس کی وجہ بتا سکتے ہو!.... آہا... اب یاد آیا... میمی بڈ فورڈ کچے ٹماٹر بہت پسند کرتی تھی!"

"مجھے اس کا علم نہیں ہے!.... آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں؟"

"نہیں آج میں بہت اداس ہوں! شراب نہیں پیوں گا! ورنہ یہی اداسی رونے پیٹنے میں تبدیل ہو جائے گی!--اداسی میں پیتا ہوں تو دادی جان مرحومہ یاد آجاتی ہیں!"

بارمین غالباً الجھن میں پڑ گیا کہ اس جملے پر ہنس پڑے یا اسے افسوس ظاہر کرنا چاہیئے! اچانک عمران پوچھ بیٹھا!" وہ دونوں ویٹر کون ہیں، جو میمی بڈ فورڈ کے زمانے میں بھی یہاں تھے!"

"نمبر ایک اور نمبر دو--" بارمین نے جواب دیا! اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے جگ اٹھا کر دوسری طرف رکھنے لگا۔

عمران وہاں سے ہٹ آیا! اب بھی وہ عمداً فیاض سے نظر ملانے سے گریز کر رہا تھا! اور فیاض کا یہ عالم تھا کہ اس نے انسپکٹر پرویز کو ڈکٹیشن دینے کی بجائے عمران کو گھورنا شروع کر دیا تھا!-- اچانک اس نے پرویز کی طرف مڑ کر جلدی سے کچھ کہا اور پرویز اٹھ کر ایک طرف چلا گیا! لیکن عمران سے یہ بات پوشیدہ نہ رہ سکی کہ پرویز اس طرح کیوں اٹھا تھا! اس نے اسے تیر کی طرح ویٹر نمبر ایک کی طرف جاتے دیکھا! وہ ایک لمحے کیلئے اس کے پاس رکا، تحکمانہ انداز میں آنکھیں نکال کر جلدی جلدی کچھ کہتا رہا پھر ویٹر نمبر دو کی طرف چلا گیا! عمران یکلخت فیاض کی میز کی طرف مڑا.... دونوں کی نظریں ملیں اور فیاض نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی! لیکن عمران ایسے انداز میں سر ہلاتا ہوا صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا جیسے بہت جلدی میں ہو۔ باہر آکر اس نے پھر کار سنبھالی اور فیاض کے گھر کی جانب روانہ ہو گیا!۔ وہ فیاض کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف تھا کہ وہ دفتری معاملات سے بھی اپنی بیوی کو باخبر رکھتا تھا!

بہر حال اس نے سوچا ہو سکتا ہے فیاض کی بیوی ان نئے واقعات سے واقف ہو جن کا تذکرہ سر سلطان نے فون پر کیا تھا!

فیاض کی بیوی نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا! عمران سے شاذ و نادر ہی ملاقات ہوتی تھی۔

"فیاض نہیں ہیں!" عمران نے افسوس ظاہر کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"نہیں.... کیوں؟ کوئی خاص بات--!"

"ارے کچھ نہیں اسی میمی بڈ فورڈ نے پریشان کر رکھا ہے--پتہ نہیں وہ کم بخت کہاں ملے گی! ویسے میرا خیال ہے کہ وہ آج کل شاداب نگر میں مقیم ہو گی۔"

"فیاض صاحب کب سے نہیں ملے....." اس کی بیوی نے مسکرا کر پوچھا۔

"بس صبح کرنل جوزف کے یہاں ملاقات ہوئی تھی!"

" آہا! اسی لئے میمی بڈ فورڈ شاداب نگر میں مقیم ہو گی!۔" فیاض کی بیوی ہنس پڑی۔

"کیوں! کیا میرا خیال غلط ہے!" عمران نے کہا۔ پھر جھنجھلا کر بولا۔ "میں ہر بار سوچتا ہوں کہ اب فیاض کے لئے کام نہ کروں گا.... لیکن....!"

"اوہو!... دیکھئے انہیں موقع نہ ملا ہو گا کہ آپ سے مل سکتے.... بہر حال میمی بڈ فورڈ مر چکی ہے.... عیسائیوں کے قبرستان میں اس کی قبر بھی موجود ہے.... لوح پر میمی بڈ فورڈ تحریر ہے!"

"مگر قبر کا پتہ کیسے چلا! میں اس کیس سے قطعی ہاتھ کھینچ لوں گا!" عمران غصیلے لہجے میں بولا۔

"یقین کیجئے! وہ بہت زیادہ مشغول ہیں! ہو سکتا ہے اب آپ کی طرف گئے ہوں۔ ویسے قبر کی دریافت بجائے خود ایک حیرت انگیز کہانی ہے۔ اگر شام کے اخبارات میں میمی بڈ فورڈ کے خنجر کا تذکرہ نہ آتا تو شاید یہ بات ابھی نہ کھلتی۔ سعید آباد پولیس اسٹیشن کا ایک سیکنڈ آفیسر پچھلی رات گرینڈ ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا! اچانک اس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو اسے مشتبہ معلوم ہوا! وہ ادھیڑ عمر کا ایک وجیہہ آدمی تھا۔ چہرے پر گھنی ڈاڑھی اور جسم پر مغربی طرز کا لباس! سیکنڈ آفیسر کا بیان ہے کہ اس کی آنکھیں خونیوں کی سی تھیں.... وہ در و دیوار کو اس انداز سے گھورتا تھا جیسے اسے ان پر غصہ آرہا ہو.... جب وہ گرانڈ ہوٹل سے نکلا تو اسے خبر نہ ہو سکی کہ سیکنڈ آفیسر اس کا تعاقب کر رہا ہے بہر حال وہ چلتے چلتے عیسائیوں کے قبرستان میں داخل ہو گیا! سیکنڈ آفیسر برابر پیچھے لگا رہا تھا!.... اس کا بیان ہے کہ اسے ایک قبر پر گر کر دہاڑیں مارتے دیکھا تھا! وہ رو رو کر کہہ رہا تھا۔ "میمی.... میمی.... میں بہت جلد تمہاری روح کو سکون پہنچاؤں گا! جب تک وہ لوگ زندہ ہیں میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا!--" وہ اور نہ جانے کیا کیا کہتا رہا.... بہر حال ساری باتوں کا ماحصل یہ تھا کہ وہ کچھ لوگوں سے انتقام لینے کا ارادہ رکھتا ہے!-- قبرستان میں اندھیرا تھا اور اسی بناء پر وہیں سے تعاقب کا سلسلہ منقطع ہو گیا! سیکنڈ آفیسر نے اسے وہاں سے جاتے بھی نہیں دیکھا تھا! بس وہ حیرت انگیز طور پر غائب ہو گیا تھا۔ سیکنڈ آفیسر نے بعد میں اس قبر

کا جائزہ لیا۔ وہ کسی میمی بڈفورڈ کی قبر تھی! کتبہ پرانا تھا لیکن ایک تحریر نئی تھی! جس کیلئے سرخ رنگ کی چاک استعمال کی گئی تھی۔ یہ تحریر تھی "زندگی شیریں ہے مگر انتقام شیریں ترین ہے!"۔ اور وہیں قبر پر ایک خنجر پڑا ہوا ملا جو کرنل جوزف کے پہلو میں گھسے ہوئے خنجر سے مشابہ ہے اور اس کے دستے پر بھی میمی بڈفورڈ کندہ ہے!"

"اوہ--- تو غالباً وہ سیکنڈ آفیسر اخبارات میں میمی بڈفورڈ کے خنجر کے متعلق پڑھنے کے بعد ہی کیپٹن فیاض سے ملا ہوگا!"

"جی ہاں!"

"دوسرا خنجر اس کے پاس تھا!"

"جی ہاں! وہ اب فیاض صاحب کے پاس ہے!"

"اور کوئی خاص بات!"

"نہیں! اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم!"

"اچھا شکریہ!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "اب مجھے جلدی کرنی چاہیے!"



فیاض کے گھر سے نکل کر وہ سیدھا عیسائیوں کے قبرستان پہنچا! اس کے متصل ایک چھوٹا سا گرجا گھر تھا اور وہ قبرستان اسی گرجے کے زیر اہتمام تھا۔ پادری تک پہنچنے میں اسے دیر نہیں لگی! مگر بے سود! کیپٹن فیاض نے یہاں بھی ساری راہیں مسدود کر دی تھیں! پادری نے نہایت خوش اخلاقی سے کہا "مجھے افسوس ہے کہ میں میمی بڈفورڈ کے متعلق کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا! اور نہ آپ کو متوفیان کا رجسٹر ہی دکھایا جا سکتا ہے۔ شہر کے ایک بڑے حاکم سے مجھے یہی ہدایت ملی ہے۔ رہا قبر کا معاملہ تو آپ اسے دیکھ سکتے ہیں! اس پر غالباً کسی آوارہ آدمی نے سنسنی پھیلانے کے لئے کچھ لکھ دیا ہے!"

عمران نے بہت کوشش کی کہ اس سے کچھ معلوم ہو سکے لیکن کامیابی نہ ہوئی!۔

اب وہ ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کی طرف واپس جا رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ دھونس دھڑلے کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ ان دونوں ویٹروں سے کچھ معلوم ہونے کی توقع نہیں تھی! کیونکہ انہیں براہ راست محکمہ سراغرسانی کے سپرنٹنڈنٹ کی طرف متنبہ کیا گیا تھا--- پھر اب

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ نائٹ کلب کے منیجر کو ٹٹولا جائے۔ گو کہ اسے بھی فیاض نے زبان بند رکھنے کی تاکید کر دی ہو گی! مگر عمران اسکی بعض دکھتی ہوئی رگوں سے واقف تھا!

ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کا منیجر بھی عمران کو اچھی طرح جانتا تھا! لیکن شاید اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ عمران اس کی بعض غیر قانونی حرکتوں سے بھی واقفیت رکھتا ہے!۔

فیاض اور پرویز کلب سے واپس جا چکے تھے!۔

عمران منیجر کے کمرے کی طرف چلا گیا! یہ ایک دراز قد اور موٹا تازہ آدمی تھا!-- عمر پچاس کے لگ بھگ رہی ہو گی.... عام دولت مند آدمیوں کی طرح وہ بھی "فارغ البال" تھا۔ یعنی اس کی کھوپڑی انڈے کے چھلکے کی طرح چکنی اور شفاف تھی۔

"اخاہ.... عمران صاحب!" وہ اس سے گرمجوشی سے مصافحہ کرتا ہوا بولا۔ "جب سے لیڈی جہانگیر گوشہ نشین ہوئی ہیں آپ نے بھی آنا جانا چھوڑ دیا ہے.... تشریف رکھیئے!"

"لیڈی جہانگیر!" عمران نے ایک طویل سانس لے کر مغموم لہجے میں کہا۔" میں یہی دریافت کرنے آیا ہوں کہ آج کل وہ کیوں نہیں آتیں!--"

"مجھ سے زیادہ آپ جانتے ہوں گے۔" منیجر مسکرایا۔

" آہا!....

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

"کیا پئیں گے آپ--!" منیجر نے گھنٹی کے بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"خون جگر کے علاوہ.... آج کل اور کچھ نہیں پیتا!--"

"اوہو! تو آج کل آپ شاعر ہو رہے ہیں۔"

"ہاں.... آں.... گریبان پھاڑتا ہے۔ تنگ جب دیوانہ آتا ہے!

خدا جانے کہاں سے کس طرح.... پروانہ دیوانہ مستانہ آتا ہے!"

"دوسرا مصرعہ تو کچھ بڑھا ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔"

"ہاں میں اپنے ہوش میں نہیں ہوں! بے خودی میں مصرعہ بڑھ گیا ہو گا! جب سے میمی بڈ فورڈ کے متعلق اخبارات میں پڑھا ہے! بھولی بسری یادیں تازہ ہو گئی ہیں!"

"میں مجبور ہوں عمران صاحب!" منیجر یک بیک سنجیدہ ہو گیا۔ "میمی بڈ فورڈ کے مسئلہ پر میری زبان بند کر دی گئی ہے! میں اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کر سکتا!"

"آپ جیسے عظیم الشان آدمی کی زبان کون بند کر سکتا ہے!"

"کیپٹن فیاض!" منیجر نے برا سامنہ بنا کر کہا۔

"خیر میں اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا! کرنل جوزف کب سے کلب کا ممبر تھا!"

"ایک ہی بات ہے مسٹر عمران! میمی بڈ فورڈ کا نام کرنل جوزف کے قتل کے بعد ہی ابھرا ہے! للہٰذا میں معذور ہوں!"

"خیر جانے دیجئے!۔" عمران نے لاپروائی سے کہا۔ "اب میں ایک تیسرا سوال کروں گا۔ اس کا تعلق صرف آپ کی ذات سے ہے!"

"ضرور کیجئے!"

"کلب میں شراب کی کتنی کھپت ہے!"

"کیا سپلائی کرنے کا ارادہ ہے!" منیجر مسکرایا۔

"نہیں بلکہ ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کے اس کولڈ اسٹوریج کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں جس کا علم منیجر اور دو ملازموں کے علاوہ صرف علی عمران ایم-ایس سی-پی-ایچ ڈی لنڈن کو ہے۔"

" آپ کس کولڈ اسٹوریج کی بات کر رہے ہیں، مسٹر عمران۔" منیجر آگے جھکتا ہوا بولا۔

"وہ جو اس فرش کے نیچے ہے!" عمران نے فرش کی طرف اشارہ کیا!

منیجر ہنسنے لگا! جب اچھی طرح ہنس چکا تو بولا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ آپ پینے لگے ہیں!"

"نہیں اب پیوں گا اسی کولڈ اسٹوریج سے نکال کر.... اور آپ کے رجسٹروں کی باقاعدہ چیکنگ کراؤں گا! آج یہ کوئی نئی بات نہیں! میں سالہا سال سے اس کا علم رکھتا ہوں! مگر بلاوجہ مجھے کیا ضرورت کہ کسی کے پھٹے میں ٹانگ اڑاؤں!"

"مسٹر عمران---!" منیجر اس سے زیادہ اور کچھ نہ کہہ سکا! اس کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار تھے اس نے اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا!

"میں بلاوجہ اتہام تراشی بھی نہیں کرتا! جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کے لئے ثبوت بھی فراہم کروں گا! کیا اس کے داخلے کا راستہ کچن میں نہیں ہے!"

"مسٹر عمران!" منیجر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا! اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا!

"میسی بڈ فورڈ--!" عمران نے آہستہ سے کہا۔

" آخر آپ کو میسی سے کیا سروکار! مجھے نہیں یاد پڑتا کہ آپ اس زمانے میں یہاں آتے رہے ہوں۔"

"وہ میرے ایک دوست کی محبوبہ تھی.... میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں اس کا نام نہ آنے پائے اگر آپ بھی اس میں کسی طرح ملوث ہوں تو بتایئے میں آپ کی بھی مدد کروں گا!"

"مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں! مگر جس انداز میں کیپٹن فیاض نے تفتیش شروع کی ہے مجھے پسند نہیں! انہوں نے مجھ سے بالکل اسی طرح گفتگو کی تھی جیسے کرنل جوزف کو میں نے ہی قتل کیا ہو!"

"نہیں.... بد تمیز آدمی ہے!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "اس کی نظروں میں دوسروں کی کوئی وقعت نہیں!۔ گفتگو کرتے وقت اسے کم از کم آپ کی پوزیشن کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔"

جواب میں منیجر کیپٹن فیاض کو برا بھلا کہتا رہا!۔ عمران اس کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا!-- آخر منیجر نے کہا۔ "میں آپ کو ایک عورت کا پتہ بتا سکتا ہوں! وہ میسی کے متعلق سب کچھ جانتی ہے لیکن میں نے اس کا تذکرہ کیپٹن فیاض سے نہیں کیا!"

"کوئی خاص وجہ!۔" عمران نے پوچھا۔

"نہیں! بس میں نے نہیں بتایا! کیوں بتاؤں! جب فیاض صاحب شریفوں کی طرح گفتگو نہیں کر سکتے تو پھر کیا میں ان سے دبتا ہوں؟"

"قطعی نہیں.... قطعی نہیں! آپ دیکھ لیجئے گا! بہت جلد یہاں سے فیاض کا تبادلہ کر دیا جائے گا.... آئے دن اس کے خلاف درخواستیں پہنچتی رہتی ہیں!"

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ میسی کیسے مری تھی!" منیجر نے پوچھا۔

"نہیں میں نہیں جانتا!"

"وہی عورت آپ کو بتائے گی! وہ میسی کی رازدار تھی! مگر اس زمانے میں اس کا منہ بند کر دیا گیا تھا۔"

"آپ کو علم نہیں۔"

"نہیں.... واقعہ مجھے معلوم ہے۔ البتہ ان لوگوں کو نہیں جانتا جن کا ہاتھ اسکی موت میں تھا!"

"واقعہ ہی بتا دیجئے!"

"کچھ لوگ اسے زبردستی اٹھا لے گئے تھے! دوسرے دن ایک گلی میں بیہوش پائی گئی.... اور تیسرے دن ہسپتال میں دم توڑ دیا۔"

"کیا وہ کوئی پیشہ ور عورت نہیں تھی!" عمران نے پوچھا۔

"نہیں مسٹر عمران --- وہ صرف رقاصہ تھی --- اپنا جسم نہیں بیچتی تھی!"

"عشاق کی تعداد مچھروں سے زیادہ رہی ہو گی۔"

"یقیناً۔ اس کے زمانے میں جتنے مستقل ممبر تھے، کبھی نہیں رہے!"

"کرنل جوزف ممبر تھا!"

"جی ہاں!.... وہ بھی ممبر تھے! اب تک رہے ہیں! لیکن ان کی لاش میں میمی بڈفورڈ کے نام کا خنجر پایا جانا حیرت انگیز ضرور ہے!"

"حیرت انگیز کیوں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"اگر کسی نے انہیں انتقامی جذبے کے تحت قتل کیا ہے تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ میمی والے حادثے میں شریک رہے ہوں گے۔"

"ہو سکتا ہے!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا۔"

"بہت زیادہ --- مگر میں نے انہیں کبھی میمی کی طرف جھکتے نہیں دیکھا!"

"آہا --- تو شائد آپ میمی کے عشاق پر خاص طور سے نظر رکھتے تھے!۔"

منیجر نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا! عمران ہی پھر بولا۔

"وہ آپ کو بھی اچھی لگتی رہی ہو گی!"

"قدرتی بات ہے! مسٹر عمران! اچھی چیز ہر ایک کو اچھی لگتی ہے!"

"اسی بات پر لیڈی جہانگیر یاد آرہی ہیں! مگر خیر میں انہیں کسی دوسرے موقع پر بھی یاد کر سکتا ہوں۔ آپ مجھے اس عورت کے متعلق بتانے جا رہے تھے!۔"

"اس کا نام سونیا ہے!" منیجر آگے جھک کر آہستہ سے بولا۔ "مگر کیا آج کل کیپٹن فیاض سے آپ کی لڑائی ہے! پہلے آپ ان کے لئے کام کرتے تھے! مجھے وہ رات آج بھی یاد ہے مسٹر

عمران جب آپ نے یہیں سر جہانگیر* کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالی تھیں۔"

" آج کل کیپٹن فیاض سے میرے تعلقات خراب ہوگئے ہیں! محض اسی لئے اس نے آپ کی زبان بندی کی ہے--ہاں تو وہ عورت.... سونیا!--"

"سونیا میمی کی رازدار تھی.... اور ہم پیشہ بھی.... لیکن وہ گرینڈ ہوٹل میں ملازم تھی! اس نے ایک بار مجھ سے اشارتاً کہا تھا کہ اگر وہ چاہے تو یہاں کی کئی سربرآوردہ ہستیوں کو پھانسی کے تختے پر دیکھ سکتی ہے.... لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کے ہونٹوں پر چاندی کے قفل لگائے گئے تھے!"

"قفل لگانے والے....!"

"ان کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم! سونیا آپ کو بہت کچھ بتا سکے گی! بشرطیکہ آپ اس کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو جائیں!"

"سونیا.... کہاں ملے گی!"

"اب وہ اپنا ذاتی بزنس کرتی ہے! تھرٹین اسٹریٹ جہاں زیرو روڈ سے ملی ہے اسی جگہ بائیں ہاتھ "سونیا کارنر" ہے! ایک مختصر سا ریستوران اور بار--!"

"یوریشین ہے!" عمران نے پوچھا۔

"نہیں--دیسی عیسائی مگر وہ اب بھی.... مطلب یہ کہ کافی پرکشش ہے! آپ اسے یوریشین ہی سمجھیں گے۔"

"اچھا! یہ میمی بڈفورڈ--!"

"میمی بڈفورڈ یوریشین تھی!۔" منیجر نے ایک طویل سانس کے ساتھ کہا۔

"اچھا!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "ہو سکتا ہے کہ میں آئندہ بھی آپ کو تکلیف دوں!"

"مگر مسٹر عمران.... وہ کولڈ اسٹور یج.... میرا مطلب.... یہ کہ!"

"اب وہ مجھے کبھی یاد نہ آئے گا! ویسے میں پانچ سال سے واقف ہوں!۔ ان چیزوں سے مجھے کوئی سروکار نہیں جو میری راہ میں حائل نہ ہو آپ اطمینان رکھیں عمران کمرے سے نکل گیا!۔



"سونیاز کارنر" بڑی جگہ نہیں تھی-- لیکن اپنے ستھرے پن کی بناء پر یہ کارنر کافی مقبول

---

* اس داستان کے لئے عمران سیریز کی "خوفناک عمارت" ملاحظہ فرمایئے۔

تھا! متوسط طبقے کے خوشحال لوگ اسے دوسرے ریستورانوں اور باروں پر ترجیح دیتے تھے۔ اس کی وجہ سونیا کی دلکشی بھی تھی۔ وہ پینتیس اور چالیس کے درمیان رہی ہوگی لیکن اب بھی وہ کافی پرکشش تھی!

عمران جس وقت وہاں داخل ہوا ایک بھی میز خالی نہ ملی! لہٰذا وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف چلا گیا! اس وقت وہ بڑا شاندار لگ رہا تھا! کوئی وبو نیئر! لباس کافی سلیقے سے پہنا گیا تھا! مگر چہرے پر حماقت کے آثار معمول سے زیادہ گہرے تھے! شاید سونیا کے سارے گاہک جانے پہچانے تھے۔ اس لئے اس نے کاؤنٹر کے قریب اس نئے چہرے کو گھور کر دیکھا!۔

"تم سونیا ہو!" عمران کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھکتا ہوا بولا۔ سونیا دوسری طرف تھی!

"تمہارا خیال درست ہے!" سونیا مسکرائی۔

"مم..... میں...." عمران ہکلا کر رہ گیا! اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر دوبارہ زبان پھیری اور پھر کچھ کہنے کی کوشش کرنے لگا! مگر الفاظ ہونٹوں ہی مین پھوٹ کر رہ گئے!

"کیا بات ہے تم کیا چاہتے ہو!"

"میں کچھ نہیں چاہتا۔" عمران نے شرمیلے انداز میں کہا۔ میرے دوستوں نے کہا تھا کہ تم سونیاز کارنر میں جایا کرو!۔"

سونیا اسے غور سے دیکھتی رہی پھر مسکرائی اور ایک ویٹر کو کاؤنٹر کے قریب کرسی لانے کا اشارہ کیا!۔ ویٹر نے کاؤنٹر کے قریب کرسی رکھ دی!

"بیٹھ جاؤ!" سونیا اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی! عمران کے چہرے سے شدید قسم کی بوکھلاہٹ مترشح تھی۔ کبھی وہ اپنی پیشانی پر رومال پھیرنے لگتا اور کبھی ٹائی کی گرہ کو اس طرح چٹکی سے پکڑ کر حرکت دیتا جیسے دم گھٹ رہا ہو!

"اب کہو کیا بات ہے!" سونیا پھر مسکرائی! مسکراتے وقت اس کے گالوں مین خفیف سے گڑھے پڑ جاتے تھے اور آنکھیں اس طرح چمکنے لگتی تھیں جیسے ان میں اس کے جسم کی ساری قوت کھنچ آئی ہو!

"مم.... میں کیا.... بات.... ٹھہرو!"

"لائم جوس!" سونیا نے بارٹنڈر کی طرف مڑ کر کہا۔ وہ عمران کو توجہ اور دلچسپی سے دیکھ رہی تھی!۔

"میرا خیال ہے کہ تم یہاں پہلی بار آئے ہو!" اس نے عمران سے کہا۔

عمران نے صرف سر ہلا دیا! زبان سے کچھ نہیں کہا۔

"پہلے کبھی کیوں نہیں آئے!"

"میں نہیں جانتا تھا!"

"کسی نے یہاں بھیجا ہے!" سونیا نے پوچھا۔

"ہاں!"

"کس نے۔"

"میرے چند دوستوں نے--!"

"کیوں؟"

"میں.... وہ.... میں دراصل انگلینڈ جانا چاہتا ہوں.... لیکن مم.... میں....!"

عمران پھر خاموش ہو گیا اور سونیا اس کی طرف لائم جوس کا گلاس بڑھاتی ہوئی بولی۔ "لو اسے پی لو.... تم بہت نروس قسم کے آدمی معلوم ہوتے ہو!"

"مم.... میں.... بیوقوف.... اررر.... ہپ میرا مطلب....!"

"چلو پیو!.... شاباش!" سونیا اس کا شانہ تھپتھپا کر بولی۔

عمران ایک ہی جھٹکے میں پورا گلاس چڑھا گیا! اور رومال سے کان صاف کرنے لگا۔ پھر اس طرح ہونٹ خشک کرنے کے لئے اسے گردش دی جیسے وہ بے خیالی میں کانوں کی طرف چلا گیا! سونیا اس کی ایک ایک حرکت بغور دیکھ رہی تھی! لیکن عمران کے انداز میں اتنی بیساختگی تھی کہ اسے بناوٹ کا شبہ تک نہ ہو سکا!

پھر وہ اٹھی اور عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی ہوئی ایک کمرے میں چلی گئی!.... متعدد آنکھیں انہیں گھور رہی تھیں!

"بیٹھو!" اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

عمران بیڈھنگے پن سے کرسی میں گر کر ہانپنے لگا۔

"کیا بات ہے.... تم کون ہو!" سونیا اس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی۔

"میں اے آئی-پی-سی-ڈی قریشی ہوں!"

"اتنا لمبا چوڑا نام!"

"ویسے سب قریشی صاحب.... قریشی صاحب کہتے ہیں۔" عمران دفعتاً لہک کر بولا۔ "مگر سچی بات یہ ہے کہ میں قریشی نہیں ہوں! یہ تو میں نے انتقاماً اپنے نام کے ساتھ قریشی کا اضافہ کر لیا ہے!--"

"انتقاماً کیوں!"

"ایک لمبی کہانی ہے!.... تمہارا پورا نام کیا ہے۔" عمران نے بے تکلفانہ لہجے میں پوچھا۔

"کیوں؟" سونیا اسے گھورنے لگی۔

"بس یونہی! پھر میں بھی تمہیں اپنے انتقام کی کہانی سناؤں گا!"

"تم عجیب آدمی ہو!"

"اچھا تم نہ بتاؤ.... میں خود ہی مثال کے لئے کوئی دوسرا نام سوچتا ہوں.... آہا ٹھیک.... وہ تو.... ہاں آج ہی کے اخبار میں تھا.... میری بڈفورڈ!"

"میمی بڈفورڈ۔" سونیا کی زبان سے غیر ارادی طور پر نکلا۔

"آ---ہاں.... یہی تھا! اچھا وہ بڈفورڈ خاندان سے تھی.... ظاہر ہے کہ اب دو چار ہی بڈفورڈ بچے ہوں گے!--"

"کیوں؟" سونیا یک بیک چونک پڑی لیکن عمران اپنی رو میں بولتا رہا۔ "اگر کوئی مس فورڈ یا مسٹر بڈفورڈ میری عدم موجودگی میں میرے گھر آئے اور ملازموں سے کہہ جائے کہ مس بڈفورڈ یا مسٹر بڈفورڈ آئے تھے! تو میں فوراً سمجھ جاؤں گا کہ کون رہا ہوگا-- لیکن یہ لوگ جب آتے ہیں.... قریشی، صدیقی، فاروقی، عثمانی اور نہ جانے کیا کیا--اف فوہ.... میں کیا کہہ رہا تھا.... بھول گیا!--"

"کیا تم میمی بڈفورڈ کا تذکرہ کرنے آئے تھے...." سونیا اسے گھورتی ہوئی بولی!

"نہیں! میں تو یہاں آدمی بننے کے لئے آیا تھا! میرے دوستوں کا خیال ہے کہ اگر میری تم سے جان پہچان ہو گئی تو.... میں.... بیوقوف۔ یعنی کہ میری ذاتی بیوقوفی دور ہو جائے گی--ہاں تو اب تم بتاؤ۔ کوئی قریشی صاحب آئے گھر پر.... میں موجود نہ ہوا تو کہہ دیا قریشی صاحب آئے تھے.... میں سن کر اپنا سر پیٹتا ہوں گویا سارے زمانے میں وہی ایک قریشی تھے بقیہ سب چغد ہیں!

پانچ لاکھ پچھتر ہزار قریشیوں سے میں واقف ہوں- خدا کی پناہ!--"

عمران نے اپنے دونوں کان اینٹھے اور خاموش ہو گیا! سونیا اسے پھر گھورنے لگی۔ غالباً اندازہ کرنا چاہتی تھی کہ یہ آدمی سچ مچ احمق ہے یا صرف ظاہر کر رہا ہے!

"مجھے آدمی بنا دو۔" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا تم نشے میں ہو!"

"نہیں میں انگلینڈ جانا چاہتا ہوں! تم سے انگریزوں کے طور طریقے سیکھوں گا!"

"میرا وقت نہ برباد کرو!" سونیا نے بے رخی سے کہا اور کرسی سے اٹھ گئی!--

"ابھی تو تم کو مجھ پر رحم آگیا تھا۔" عمران گھگھیایا۔

"جاؤ--! جان پہچان پیدا کرنے کا یہ طریقہ لغو اور لچر ہے!" سونیا کے لہجے میں تلخی تھی!

"چلا جاؤں گا!" عمران اس کے قریب جا کر آہستہ سے بولا۔ "لیکن جانے سے پہلے ایک گلاس لائم جوس کی قیمت ضرور ادا کروں گا!-- اور وہ قیمت یہ اطلاع ہے کہ عنقریب تم میمی بڈفورڈ والے معاملے میں نتھی کر لی جاؤ گی! میں چل دیا۔"

عمران دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ سونیا مضطربانہ انداز میں بولی۔

"ٹھہرو!"

عمران ٹھہر گیا لیکن اس کی طرف مڑا نہیں!

"تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو!"

"نہیں--!" عمران اس کی طرف مڑا.... لیکن اب اس کے چہرے پر حماقت کے آثار نہیں تھے! اس نے سنجیدگی سے مگر سفاکانہ لہجے میں کہا۔ "پندرہ سال بعد بھی پولیس میمی بڈفورڈ کے کیس میں دلچسپی لے سکتی ہے!-- پندرہ سال پہلے تم نے قانون کی مدد نہیں کی تھی۔ تم اپنے جرم سے بخوبی واقف ہو!.... اور تمہارے جرم سے شاید دو آدمی واقف ہیں ایک ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کا منیجر اور دوسرا میں--!"

"تم کیا چاہتے ہو!" سونیا نے خوفزدہ آواز میں کہا۔

"ان آدمیوں کے نام جنہوں نے پندرہ سال پہلے تمہارا منہ بند کیا تھا۔ تم میمی کے بارے میں سب کچھ جانتی تھیں-- کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔"

سونیا کچھ نہ بولی! سینڈل کی ٹو سے فرش کھرچتی رہی!

" تمہارے پاس کیا ہے کہ میں تمہیں بلیک میل کروں گا--- میں ان آدمیوں کے نام چاہتا ہوں! اس سے بہتر موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا!--"

" مگر ہو سکتا ہے کہ میری زندگی خطرے میں پڑ جائے!" سونیا نے کپکپاتی ہوئی سی آواز میں کہا۔

" کیوں تمہاری زندگی کیوں خطرے میں پڑ جائے گی۔"

" ان لوگوں سے صرف میں ہی واقف ہوں! انہیں یقین ہے اگر کوئی دوسرا اس سے واقف ہوتا ہے تو اس کا کھلا ہوا مطلب یہی ہو گا کہ میں نے بتایا ہے۔"

" تمہاری حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں۔"

" تم ہو کون؟"

" میں کالا چور ہوں! تمہیں اس سے غرض نہ ہونی چاہیئے! جو کچھ تم سے پوچھ رہا ہوں اگر اس کا جواب نہ دو گی تو آدھ گھنٹہ کے اندر اندر تمہیں محکمہ سراغرسانی کے سپرنٹنڈنٹ کیپٹن فیاض سے دو چار ہونا پڑے گا۔"

سونیا چاروں طرف دیکھتی ہوئی بولی۔" میں یہاں اس جگہ گفتگو نہیں کر سکتی! میرے ساتھ آؤ!"

" چلو! مگر مجھے جلدی ہے۔ ادھر ادھر کی باتوں میں وقت خراب نہ کرنا۔"

سونیا دروازے کی طرف بڑھی لیکن ٹھیک اسی وقت ایک آدمی کمرے میں گھس آیا! یہ ایک دراز قد یوریشین تھا۔

" تم یہاں کیا کر رہی ہو!" اس کا لہجہ تحکمانہ تھا!

" تم سے مطلب!" سونیا جھنجھلا گئی۔

" اوہو! آسمان پر اڑ رہی ہو آج تو-- یہ چھوکرا کون ہے!"

" شٹ اپ!"

" اوہ--!" یوریشین نے اس کی کلائی پکڑ لی اور خونخوار آنکھوں سے اسے گھورتا ہوا بولا۔

" تم اس نئے عاشق کے سامنے میری توہین نہیں کر سکتیں!۔"

" اے زبان سنبھال کر!" عمران بگڑ گیا!" عاشق ہو گے تم! میں تو سیکنڈ لیفٹیننٹ ہوں۔"

"میرا ہاتھ چھوڑو!" سونیا ہاتھ چھڑانے کے لئے زور کرنے لگی! لیکن کامیاب نہ ہو سکی!
یوریشین کا چہرہ حد درجہ خونخوار نظر آنے لگا تھا!

"ہاتھ چھوڑ دو میرے دوست.... ورنہ تمہیں اپنے ہاتھ کی ڈریسنگ کرانی پڑے گی!" عمران نے آہستہ سے کہا۔ جواب میں یوریشین نے سونیا کو اس طرح جھٹکا دیا کہ وہ عمران پر آرہی! یہ ایک طرح کا اعلان جنگ تھا! عمران نے اسے آہستگی سے ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ "مجھے تمہارا چیلنج منظور ہے! جس طرح چاہے نپٹ لو!"

"نہیں! یہاں یہ نہیں ہو سکتا۔" دفعتاً سونیا دونوں کے درمیان آگئی۔!

یوریشین نے ایک بار پھر اسے بڑی بیدردی سے دھکیل دیا اور عمران کو دھوکے میں ڈال کر اس کے سینے پر ٹکر مارنی چاہی! مگر عمران ان آدمیوں میں سے تھا جو ایسے مواقع پر ہزار آنکھیں رکھتے ہیں! بہر حال اگر یوریشین نے اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر دیوار سے نہ لگا دیئے ہوتے تو اس کی کھوپڑی کی ہڈیاں ضرور اپنی جگہ چھوڑ دیتیں! وہ کسی زخمی بھیڑیئے کی طرح غرا کر پلٹا لیکن غصے کی زیادتی اس کا دماغ الٹ چکی تھی۔ نتیجہ ظاہر ہے! عمران جیسے پھرتیلے اور ٹھنڈے دماغ کے آدمی نے اسے گھونسوں پر رکھ لیا۔ اسے اتنی مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ ایک آدھ ہاتھ عمران کے رسید کر سکتا!۔ تین منٹ بعد وہ زمین پر اوندھا پڑا ہوا تھا.... اس طرح اپنے ہاتھ ادھر ادھر پھینک رہا تھا جیسے اندھا ہو گیا ہو! آہستہ آہستہ ہاتھوں کی حرکت سست پڑتی گئی اور پھر اس کی پیشانی فرش سے جا لگی-- وہ بے ہوش ہو گیا تھا--!

عمران سونیا کی طرف مڑا جو ایک گوشے میں کھڑی کانپ رہی تھی۔

"اب کیا ہوگا!" وہ کپکپائی ہوئی آواز میں کہہ کر آگے بڑھی!

"اب یا تو یہ مر جائے گا-- یا نہ مرے گا.... اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسے چھوڑو.... تم مجھے کہاں لے جا رہی تھیں!"

"جہنم میں-- تم نے بہت برا کیا!"

"کیا تم نے نہیں سنا تھا! وہ مجھے خواہ مخواہ عاشق بنا رہا تھا! برداشت کی بھی حد ہوتی ہے! تم مجھے گالیاں دو! میں برا نہ مانوں گا-- مگر عاشق! ارے توبہ.... توبہ--!"

عمران اپنا منہ پیٹنے لگا اور سونیا بیہوش یوریشین پر جھک پڑی جو آنکھیں بند کئے پڑا گہرے

گہرے سانس لے رہا تھا۔

"تم وقت برباد کر رہی ہو سونیا! میں تمہیں صرف تین منٹ اور دے سکتا ہوں۔ چوتھے منٹ پر کیپٹن فیاض کو فون کر دوں گا۔"

"مگر تم نے جو یہ مصیبت کھڑی کر دی ہے!" سونیا نے بیہوش آدمی کی طرف اشارہ کیا!

"اس کی فکر تم نہ کرو..... ہوش میں آتے ہی یہ چپ چاپ اٹھ کر یہاں سے چلا جائے گا!"

"اور پھر سونیاز کارنر کو کسی نئے طوفان کے لئے ہر وقت تیار رہنا پڑے گا!--"

"کیا یہ کوئی خراب آدمی ہے!" عمران نے پوچھا۔

"خراب کے بھی تیسرے درجے سے تعلق رکھتا ہے.... مگر کارنر کیلئے کبھی برا نہیں ثابت ہوا"

"تم اب چلو یہاں سے! اگر تمہیں گراں گذرا ہو تو میری طرف سے اسے ایک گلاس لائم جوس پلوا دینا!۔"

"تم حالات کی انتہائی درجہ سنجیدگی سے ناواقف ہو!"

"ارے اب ختم بھی کرو!" عمران جھنجھلا گیا۔ "ورنہ.... میں پھر اپنی پرانی دنیا میں لوٹ جاؤں گا۔"

"تم نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے!" سونیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "اس کا یہاں اس طرح پڑا رہنا خطرناک ہے!"

"مار ڈالوں!" عمران نے بڑی سادگی سے پوچھا!

"نن.... نہیں...." سونیا کے پیر پھر کانپنے لگے۔

"پھر تم کیا چاہتی ہو!"

"تم فی الحال یہاں سے چلے جاؤ! ورنہ تمہاری زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس کے ساتھی بہت برے ہیں۔"

"ہاں! میں چلا جاؤں اور تم اسے ہوش میں لانے کے بعد اس سے کہو کہ میں ایک بلیک میلر تھا!-- سونیا! تم مجھے الو نہیں بنا سکتیں میں جانتا ہوں کہ تم اور یہ آدمی گندے قسم کے کاروبار میں شریک ہو! ہو سکتا ہے کہ تم لوگ ان آدمیوں کو جن کا تعلق میمی کی موت سے ہے بلیک میل ہی کر رہے ہو!"

عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کی چٹخنی چڑھا دی اور سونیا کی طرف مڑتا ہوا بولا۔ "اب

شروع ہو جاؤ۔ اس بیہوش آدمی کی پرواہ نہ کرو میں لاشوں پر بیٹھ کر بھیرویں الاپنے کا عادی ہوں!"

یک بیک سونیا کا رویہ بدل گیا اور وہ ایک خونخوار عورت نظر آنے لگی!۔ کیونکہ اس نے اپنے بلاؤز کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا آٹومیٹک پستول نکال لیا تھا۔

وہ اس کا رخ عمران کی طرف کرتی ہوئی غرائی۔ "اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھالو۔"

آچ.... چھا!" عمران نے ہاتھ اٹھا دیئے۔

"تم کون ہو!"

"کوئی بھی ہوں! لیکن تم لوگ مجھ سے زیادہ خطرناک نہیں ہو سکتے۔ پہلے میرا ارادہ تھا کہ کچھ دنوں بعد تم پر سچ مچ عاشق ہو جاؤں--- مگر اب یہ لاکھ برس نہیں ہو سکتا!"

"میں بڑی بیدردی سے فائر کرتی ہوں۔"

"ضرور کرو فائر.... لیکن خیال رہے کہ دوسری طرف تمہارے گاہک موجود ہیں! یہ کارنر ہمیشہ کے لئے ویران ہو جائے گا!" جواب میں سونیا تلخ ہنسی کے ساتھ بولی۔ "تم اس کی پرواہ نہ کرو! یہ کمرہ منٹوں میں ساؤنڈ پروف بن جاتا ہے!"

وہ ریوالور کا رخ عمران کی طرف کئے ہوئے الٹے پاؤں چلتی ہوئی سوئچ بورڈ تک گئی اور بایاں ہاتھ اٹھا کر نہ جانے کیا کیا کہ دوسرے ہی لمحے میں سارے دروازوں کے سامنے بڑی بڑی چادریں سی آگریں! یہ کسی دھات کی تھیں!۔

"اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ!" سونیا نے کھوکھلی آواز میں کہا۔ اس کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری نظر آ رہا تھا! اور آنکھیں ویران ہو گئی تھیں۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ان میں بینائی نہ رہ گئی ہو!

"میں بالکل تیار ہوں! تمہارے ہاتھ سے مرنا بھی کافی لذت انگیز ہو گا.... چلو!"

"ٹھائیں---!" سونیا نے فائر کر دیا! مگر عمران اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔ سونیا نے اندھوں کی طرح فائر کرنا شروع کر دیئے حتیٰ کہ سارے راؤنڈ ختم ہو گئے۔ غالباً اسے کچھ بھائی نہیں دے رہا تھا.. عمران نے آگے بڑھ کر اس سے پستول چھین لیا۔

"اب تم چیخو!" وہ مسکرا کر بولا۔ "پھیپھڑوں کا سارا زور صرف کر دو کمرہ ساؤنڈ پروف ہے--- ہے نا!"

سونیا حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھور رہی تھی! عمران نے پھر کہا۔ "دوسری ملاقات پر میرے لئے پستول کی بجائے ٹامی گن رکھنا۔ سمجھیں!"

سونیا خاموش ہی رہی! اب وہ اس بیہوش آدمی کی طرف دیکھ رہی تھی جس کے جسم میں کچھ کچھ حرکت پیدا ہو چلی تھی! لیکن وہ ہوش میں نہیں آیا اور سونیا خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

"کون ہے یہاں جو تمہیں بچا سکے!" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا دانت پیس کر بولا۔

سونیا دیوار سے ٹک گئی۔ عمران پھر بولا "وہ لوگ کون تھے جنہوں نے میمی...."

"میں کچھ نہیں جانتی.... میں نہیں جانتی!"

"میں گلا گھونٹ کر مار ڈالتا ہوں!" عمران کے لہجے میں بیدردی تھی۔ "تمہارے دس آدمی بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے سمجھیں! بس اب شروع ہو جاؤ!"

عمران نے جیب سے نوٹ بک اور قلم نکال لیا۔

"چلو جلدی کرو! مگر اس سے پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو۔ میمی کا انتقام کون لے سکتا ہے!"

"میں کسی میمی کو نہیں جانتی!"

"اس کے لئے میں کم از کم دس شہادتیں رکھتا ہوں! تم اس سے انکار کر کے اپنی گردن نہیں بچا سکتیں-- میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے کان نہیں کاٹوں گا اور اگلے سال کی شروعات تک تم پر عاشق ہونے کی بھی کوشش کروں گا۔" وہ بڑی مشکل سے کچھ اگلنے پر آمادہ ہوئی! لیکن ایسے حالات میں کسی بات پر یقین کر لینا ممکن نہیں تھا! عمران اس کی باتیں غور سے سنتا رہا اور اس نے پانچ نام بھی نوٹ کئے! پھر وہ داستان کے اسے حصے پر پہنچی جہاں سے میمی کے ایک محبوب کا وجود شروع ہوتا تھا!۔

"اس کا کیا نام تھا!" عمران نے پوچھا۔

"راجن--! لیفٹیننٹ راجن! وہ ان دنوں شہر میں موجود نہیں تھا! اس نے میمی کی موت کی خبر سنی.... یہاں آیا.... مجھ سے بھی ملا! ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت قریب سے جانتے تھے!"

"تم نے اس پر ان چھ آدمیوں کے نام ظاہر کر دیئے ہوں گے!"

"ہرگز نہیں! میں مزید کشت و خون نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ راجن انہیں شارع عام پر گولی

مار دیتا!وہ ایسے ہی تیکھے مزاج کا آدمی تھا!۔"

"اس کے بعد بھی پھر کبھی اس سے ملاقات ہوئی تھی!"

"نہیں میں نے اسے پھر کبھی نہیں دیکھا! آخری بار ۴۳ء میں مجھے اطلاع ملی تھی کہ وہ مشرق بعید کے محاذ پر بھیج دیا گیا ہے! پھراس کے بعد سے اس کے متعلق میں آج تک لاعلم ہوں!"

"تم ان چھ آدمیوں کو بلیک میل کرتی رہی ہو!۔" عمران نے پوچھا۔

"یہ سراسر بہتان ہے! میں کبھی کسی گندے کام میں ہاتھ نہیں ڈالتی!"

"تم نے اسی زمانے میں پولیس کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی!"

"میں خائف تھی!ان سے ڈرتی تھی!نام تمہارے پاس ہیں۔ان کی شخصیتوں پر غور کرو! کیا پولیس اسے باور کر لیتی! البتہ دوسری صورت میں میں پولیس کی حفاظت بھی نہ حاصل کر سکتی! اور شاید میرا بھی وہی انجام ہوتا جو میمی کا ہوا تھا۔ اور -- وہ بہت اچھی تھی!.... بہت نیک.... وہ اپنا جسم نہیں بیچتی تھی! اسی لئے اس کا یہ انجام ہوا۔"

"تم بھی ویسی ہی شریف اور نیک ہو! کیوں؟"

"میں نے نہیں کہا۔ اگر میں شریف اور نیک ہوتی تو میرے بلاؤز کے گریبان سے آٹو میٹک پستول کی بجائے گلاب کا پھول نکلتا!-- یہ کمرہ ساؤنڈ پروف نہ ہوتا! مگر اب میں ایسی بری بھی نہیں ہوں کہ بلیک میلنگ جیسا بزدلانہ پیشہ اختیار کروں!"

"میں تم پر عاشق ہونا چاہتا ہوں!"

"میرا وقت نہ برباد کرو!" سونیا برا سا منہ بنا کر بولی۔ "اگر اسی شہر میں رہتے ہو تو اپنا انجام دیکھ لو گے!"

"خیر.... خیر.... میں کہیں تمہارے عشق میں در و دیوار سے سر نہ ٹکراتا پھروں!-- اب یہ اپنا ساؤنڈ پروف وغیرہ ہٹاؤ! میں باہر جانا چاہتا ہوں!" سونیا اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں! عمران نے محسوس کیا جیسے وہ اسے کچھ دیر اور روکنا چاہتی ہو!-- شاید اس کا خیال درست بھی تھا!

کیونکہ دوسرے ہی لمحے میں سونیا نے اس کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی اور گفتگو کا انداز کچھ اس قسم کا تھا جیسے وہ دونوں دوستانہ طور پر مل بیٹھے ہوں!

"ہاں ٹھیک ہے.... بالکل ٹھیک ہے.... !" عمران آہستہ آہستہ بڑبڑاتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا اور سونیا اپنی جگہ سے کھسکنے لگی! عمران کا چہرہ اسے ڈراؤنا معلوم ہو رہا تھا! اچانک عمران نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑ لی! سونیا کی ہسٹریائی انداز کی چیخیں اس کے کان پھاڑ رہی تھی۔ مگر کمرہ ساؤنڈ پروف تھا! اس لئے وہ اطمینان سے اپنی گرفت تنگ کرتا رہا حتیٰ کہ سونیا بیہوش ہو کر اس کے بازوؤں میں جھول گئی۔ اس نے اسے آہستگی سے ایک طرف ڈال دیا اور سوئچ بورڈ کی طرف جھپٹا اس پر ایک غیر معمولی قسم کا سوئچ موجود تھا!-- پھر اسے کمرے سے نکلنے میں آدھے منٹ سے زیادہ وقت نہیں صرف کرنا پڑا۔ باہر کا کمرہ حسب معمول گاہکوں سے آباد تھا! عمران نکلا چلا گیا--!



گھر پہنچ کر اسے سر سلطان کا پیغام ملا جس کے مطابق اب محکمہ خارجہ کو کرنل جوزف کی موت سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی تھی! اس لئے عمران کے لئے ضروری نہیں تھا کہ وہ اس کیس میں الجھا رہے-- مگر عمران!-- جو اب اس حد تک اپنا ہاتھ ڈال چکا تھا کیسے باز رہ سکتا تھا! اس نے کپڑے اتارے اور رات کا کھانا کھائے بغیر سونے کے کمرے میں آکر کیپٹن فیاض کے نمبر ڈائیل کرنے لگا!-- شاید وہ بھی ابھی نہیں سویا تھا کیونکہ کال اسی نے ریسیو کی!

"میں عمران ہوں سوپر فیاض!" اس نے مغموم آواز میں کہا۔

"اوہو!.... عمران.... کہو مری جان!" خلاف توقع فیاض کے لہجے میں وہی پرانا خلوص تھا اور بے تکلفی بھی!

عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ "ابھی مجھے سر سلطان کا پیغام ملا ہے کہ محکمہ خارجہ کو اب کرنل جوزف کے قتل سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی اس لئے اب اس کیس سے میرا کوئی تعلق نہیں رہ گیا!"

"مگر تم اپنی ٹانگ اڑائے رکھنا چاہتے ہو!" فیاض ہنسا۔ "ویسے تم نے محنت تو بہت کی ہے بیگم کو الو بنا کر ان سے سب کچھ معلوم کر لیا۔"

"کیا! نہیں تو.... الو بنائے بغیر!.... ویسے اگر الو تمہیں ناپسند ہو تو مجھے بھجوا دو!"

"مذاق چھوڑو.... تم اس وقت کیا کر رہے ہو!"

"مذاق کر رہا ہوں!"

"میں آرہا ہوں! کہیں جانا مت!"

"الو لیتے آنا.... میں آج بہت اداس ہوں!"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا اور عمران کو فوراً ہی پھر خواب گاہ کی طرف دوڑنا پڑا کیونکہ اب اس فون کی گھنٹی بج رہی تھی جو ایکس ٹو کے استعمال میں رہتا تھا! دوسری طرف سے بولنے والی جولیا تھی!

"یس سر! میں دو افراد کے ساتھ جوزف لاج کی تلاشی لے چکی ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں نے کام کی باتیں معلوم کی ہیں!"

"ہوں.... وقت نہ برباد کرو.... کم سے کم الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کیا کرو!"

"بہت بہتر جناب!" جولیا کے لہجے میں ناخوشگواری تھی!" میں نے ایک خفیہ کمرے کا پتہ لگایا ہے.... جو نشست کے کمرے اور خواب گاہ کے درمیان ہے-- کمرہ نہیں بلکہ اسے تہہ خانہ کہنا چاہئے! جس کی سیڑھیاں غسلخانے سے شروع ہوتی ہیں.... واش بیسن کے نیچے ایک سوئچ بورڈ ہے! جسے استعمال کرنے سے دروازہ ظاہر ہو جاتا ہے! اس تہہ خانے کی حالت مشتبہ ہے! اگر آپ بھی دیکھ لیتے تو بہتر ہوتا! میز اور کرسیاں الٹی پڑی ہیں! غالباً کچھ روز قبل وہاں چند آدمیوں نے شراب نوشی کی تھی! بوتلیں اور چار گلاس ٹوٹے ہوئے ملے ہیں! ہم نے وہاں انگلیوں کے نشانات بھی تلاش کئے! ہمیں اس میں کامیابی ہوئی ہے!-- تنویر نشانات کو ڈیولپ کر رہا ہے!"

"تم بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہو جولیا۔" عمران نے کہا۔ "اچھا میں اسے دیکھ لوں گا! اب وہاں دوبارہ جانے کی ضرورت نہیں!"

"ہمارے لئے کوئی اور حکم۔!"

"فی الحال کچھ نہیں!۔"

"اگر آپ جولیا کو اپنے راز سے آگاہ کر دیں....!"

"غیر ضروری باتیں نہیں!" عمران نے خشک لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ پلنگ پر بیٹھا ہی تھا کہ باہر سے کسی نے گھنٹی بجائی! فیاض کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ عمران سوچتا ہوا اٹھا.... نشست کے کمرے میں آیا! سلیمان پہلے ہی دروازہ کھول چکا تھا! اس کی عادت تھی وہ اس وقت تک جاگتا رہتا جب تک عمران نہ سو جاتا۔

آنے والا فیاض ہی تھا! اس نے بڑی گرمجوشی سے عمران سے مصافحہ کیا اور پیٹھ ٹھونکتا ہوا بولا۔

"آج کل موٹے ہو رہے ہو!"

"صحت افزائی کا شکریہ! مگر اسی وقت دوڑنے کی کیا ضرورت تھی!"

"کافی پیوں گا!-- تمہارے یہاں کی کافی کا ذائقہ ہی الگ ہوتا ہے!"

"میں اس میں حقے کی تمباکو ملوا دیتا ہوں!" عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر سلیمان کو آواز دی۔ اس سے کافی کے لئے کہہ کر وہ میز پر ٹک گیا۔

"میں الجھن میں پڑ گیا ہوں!" فیاض نے رومال سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔ "پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق لاش پر خنجر کا زخم تقریباً اڑتالیس گھنٹے بعد لگایا گیا۔"

"گویا وہ لاش دو دن پہلے کی ہو سکتی ہے!"

"قطعی۔!"

"مگر اس کی ظاہری حالت ایسی نہیں تھی!"

"پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق اسے برف میں رکھا گیا تھا!"

"خوب!" عمران کچھ سوچنے لگا!

"اب میں تمہیں میمی بڈفورڈ کے متعلق بتا سکتا ہوں!" فیاض نے کہا۔

"اب ضرورت نہیں ہے! کیونکہ سر سلطان کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی!"

"لیکن میری دلچسپی تو باقی ہے!"

"مجھے افسوس ہے! میں آج کل بہت اداس ہوں! اس لئے کھانے پینے کے علاوہ اور کسی چیز سے دلچسپی نہیں رہ گئی! ویسے میمی بڈفورڈ کے متعلق جتنا میں جانتا ہوں شاید اس کا چوتھائی بھی تمہارے حصے میں نہ آیا ہو!"

"کیا جانتے ہو!"

"وہ بڑی حسین تھی! یہاں کئی شاعروں نے اس پر نظمیں لکھیں تھیں! اگر وہ زندہ ہوتی تو اس کی شادی اپنے ماموں سے کرا دیتا۔"

"عمران! بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ تمہاری ہڈیاں چور کر دوں!"

"مائی ڈیئر.... سوپر فیاض! تمہارے پاس جو بیش قیمت معلومات ہیں انہیں اسی وقت کسی

ایسے اخبار میں دے دو جس کا ایڈیٹر تمہارے بوٹ چاٹتا ہو! اس طرح تمہیں دو فائدے ہوں گے۔ ایڈیٹر ممنون ہو گا اور.... دوسرا فائدہ پوری قیمت وصول ہونے پر بتاؤں گا! مطمئن رہو!"

"دوسرا فائدہ!"

"تمہاری بے صبری ہی مجھے شادی کر لینے پر اکساتی رہتی ہے! تم دوسرے فائدے کی پروا مت کرو!"

"میری معلومات کا ماخذ سیکنڈ آفیسر ہے جس کے متعلق تمہیں بیگم سے پورے حالات معلوم ہو چکے ہیں!"

"اور ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کے دونوں ویٹر!"

"ارے.... وہ.... ان سے مجھے کوئی خاص بات نہیں معلوم ہو سکی!"

"ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کا منیجر۔"

"اس سے بھی کچھ نہیں معلوم ہو سکا! سوائے اس کے کہ وہ چند نامعلوم آدمیوں کے مظالم کا شکار ہو کر مر گئی تھی! اس کا ریکارڈ نکلوا کر دیکھا اور اس سے اس کے بیان کی تصدیق ہو گئی! لیکن وہ کسی پر شبہ نہیں ظاہر کر سکا! اس کے چاہنے والے ہزاروں کی تعداد میں تھے!"

"لیکن!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "تم کسی ایسے آدمی کے وجود سے بھی واقف ہو جسے خود میمی چاہتی رہی ہو۔"

"نہیں مجھے کسی ایسے آدمی کا علم نہیں ہے!"

"کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کام کروں!"

"نہیں تو کیا میں اس وقت تعزیت کے لئے آیا ہوں!" فیاض نے جھنجھلا کر کہا۔

"خیر.... تم جس لئے بھی آئے ہو اس کی پروا نہیں! تم سیکنڈ آفیسر والی کہانی اشاعت کے لئے اسی وقت دے دو! اسے کل صبح کے کسی اخبار میں یقینی طور پر آجانا چاہئے! اگر تم نے وجہ پوچھنے میں وقت برباد کیا تو میں تمہیں کافی بھی نہ پینے دوں گا!"

فیاض خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا!.... اتنے میں کافی آگئی.... اور عمران کافی کی چسکی لے کر بولا۔ "اس پر اسرار گمنام آدمی کا پورا حلیہ من و عن شائع ہونا چاہئے۔"

"ہو جائے گا۔"

"کل صبح کے اخبار میں آنا چاہئے!" عمران نے سر ہلا کر کہا "اگر تم اس کی وجہ بھی پوچھو تو تمہیں خودکشی کا مشورہ دینا پڑے گا! کیونکہ ان معلومات کو اپنی ذات تک محدود رکھ کر تم لاکھ برس اس آدمی کا پتہ نہ لگا سکو گے۔"

"میں سمجھتا ہوں! میں نے بھی یہی سوچا تھا۔" فیاض نے جواب دیا۔

"سوچا تھا نا--ارے تم بہت ذہین آدمی ہو! لیکن اسے کیا کرو کہ تمہاری بیوی نے تمہیں گاؤدی مشہور کر رکھا ہے!"

فیاض کچھ نہ بولا! کافی ختم کر چکنے کے بعد وہ اٹھا اور کچھ کہے سنے بغیر باہر نکل گیا۔

آج وہ بڑی سعادت مندی سے عمران کے ہر مشورہ پر عمل کر رہا تھا!



رات سرد اور تاریک تھی! عمران جوزف لاج کے سامنے رک گیا! وہ جولیا سے ملی ہوئی اطلاعات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا! جوزف لاج مقفل تھا! اسے سرکاری طور پر بند کر دیا گیا تھا! اس کے تین نوکر حراست میں تھے۔ یہ تینوں مستقل طور پر جوزف لاج ہی میں رہتے تھے! ان کا بیان تھا کہ کرنل جوزف لاش ملنے سے دو دن قبل غائب ہوئے تھے! وہ اکثر اسی طرح نوکروں کو مطلع کئے بغیر کئی کئی دن گھر سے غائب رہتا تھا! اور پھر کسی صبح وہ اسے خوابگاہ میں سوتا ہوا پاتے! گویا کرنل جوزف کی شخصیت بھی کم پراسرار نہیں تھی! وہ کس راستے سے گھر میں داخل ہوتا تھا اس کا جواب اس کے ملازم نہیں دے سکے تھے!

عمران عمارت کی پشت پر جا کر اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگا ایک جگہ اسے امکانات نظر آئے! شاید اس کے ماتحت بھی اسی راستے سے اندر گئے تھے! یہاں دیوار کے قریب ہی ایک تناور درخت تھا جسکی شاخیں چھت پر پھیلی ہوئی تھیں! عمران نے سوچا ممکن ہے کہ کرنل جوزف بھی یہی راستہ استعمال کرتا رہا ہو! لیکن درخت کے ذریعے اوپر پہنچنے کے بعد عمران کو یہ خیال ترک کر دینا پڑا! کیونکہ یہ چھت نہیں تھی صرف دیوار تھی! ایک فٹ چوڑی! نیچے اندھیرا تھا اس لئے وہ زمین سے اس کی اونچائی کا اندازہ نہ لگا سکا! یہاں سے ٹارچ روشن کرنا بھی خطرے سے خالی نہیں تھا! مگر دوسری صورت یہ بھی تھی کہ وہ دیوار پر لیٹ کر ٹارچ والا ہاتھ نیچے لٹکا دیتا!--اس نے یہی کیا! دیوار تقریباً بیس فٹ اونچی تھی۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہیں بھی نیچے

اترنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی.... اسے یاد آیا کہ اس کے ماتحتوں میں سے تنویر دیوار پھاندنے اور رسی کی مدد سے اونچی اونچی دیواروں پر چڑھنے میں کافی مشاق ہے! لیکن کرنل جوزف کے متعلق اسے اپنا یہ خیال ترک کر دینا پڑا کہ وہ بھی اسی دیوار کو استعمال کرتا رہا ہوگا۔

عمران نے جیب سے پتلی سی ڈور کا لچھا نکالا! اور اسے درخت کی ایک شاخ میں پھنسا کر نیچے اترتا چلا گیا۔

کچھ دیر تک بھٹکنے کے بعد وہ آخر کار اسی کمرے میں جا پہنچا جہاں اس نے کرنل جوزف کی لاش دیکھی تھی! غسل خانے میں تہہ خانے کا راستہ دریافت کرنے میں بھی دشواری پیش نہیں آئی.... واش بیسن کے نیچے ایک غیر ضروری سا ہینڈل نظر آرہا تھا جسے گھماتے ہی دیوار میں ایک چار فٹ اونچی اور تین فٹ چوڑی خلا نظر آنے لگی!۔

ٹارچ کی روشنی میں زینے طے کرتے وقت عمران سوچ رہا تھا کہ اس کے ماتحت یقیناً بہت ذہین ہیں اور تہہ خانے کا راستہ یقینی طور پر جولیا ہی نے دریافت کیا ہوگا!

پھر وہ کرنل جوزف کے متعلق سوچنے لگا! وہ یقیناً ایک پر اسرار آدمی تھا! عام آدمیوں کے یہاں تہہ خانے نہیں پائے جاتے.... لیکن آخر محکمہ خارجہ اس میں کیوں دلچسپی لے رہا تھا! عمران نے نیچے پہنچ کر چاروں طرف روشنی ڈالی اور حیران رہ گیا! یہاں کی ابتری ظاہر کر رہی تھی کہ یہاں بہت ہی سخت قسم کی جدوجہد ہوئی ہے۔ آدمی یقیناً کئی رہے ہوں گے کیونکہ ٹوٹے ہوئے گلاسوں کی تعداد چار تھی!۔

عمران جھک کر فرش پر کچھ دیکھنے لگا! پھر سیدھے کھڑے ہو کر دیواروں پر روشنی ڈالی جن کا پلاسٹر کئی جگہ سے ادھڑا ہوا تھا.... پلاسٹر نوعیت کے اعتبار سے پرانا ہی معلوم ہوتا تھا! یعنی یہ تہہ خانہ بھی اتنا ہی پرانا تھا جتنی کہ خود عمارت! پلاسٹر میں سیمنٹ کی بجائے سرخی مائل چونا اور ریت استعمال کی گئی تھی۔

عمران سوچنے لگا اگر یہاں ہونے والی کشمکش ہی کرنل جوزف کی موت کی ذمہ دار تھی تو خنجر والی کہانی کسی طرح بھی درست نہیں ہوسکتی! کرنل جوزف اپنے دشمنوں کو اس تہہ خانے میں کیوں لایا۔ دشمن نہیں بلکہ دشمنوں کو.... کیونکہ دو آدمیوں کے درمیان میز پر چار گلاسوں کی موجودگی ناقابل یقین تھی! یہاں چار ہی کرسیاں بھی تھیں! ان میں سے تین کی حالت سے

صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ زیادہ دنوں تک کسی بند جگہ پر نہیں رہیں ان کے بر خلاف ایک کرسی کی سیلی ہوئی لکڑی بتاتی تھی کہ وہ ہمیشہ تہہ خانے ہی میں رہی ہیں! لہٰذا وہاں تین کرسیاں حال ہی میں ضرور نالائی گئی ہوں گی!

عمران گری ہوئی میز کو ٹٹول رہا تھا جس کی لکڑی پرانی اور نم آلود تھی! بے خیالی میں اس نے اسے اٹھانے کی کوشش کی! ارادتاً نہیں بلکہ یونہی! دفعتاً میز کی اوپری سطح پایوں سے الگ ہو کر اس کے ہاتھ میں آگئی! اور اس نے اسے دوبارہ زمین پر ڈال دیا.... بہت سے کاغذ کے ٹکڑے ادھر ادھر بکھر گئے! شاید میز میں کوئی خفیہ دراز تھی، جو میز کے ٹوٹتے ہی ظاہر ہو گئی تھی!

عمران نے تختے کو دوبارہ احتیاط سے اٹھا کر ایک طرف کھڑا کر دیا! اور اب یہ حقیقت اس پر واضح ہوئی کہ اوپری تختہ اکہرا نہیں بلکہ دوہرا تھا! بناوٹ کے اعتبار سے تو وہ اکہرا ہی معلوم ہوتا تھا! بہر حال ایک طرف کی تختی نکل جانے کی بناء پر وہ کاغذات باہر آگئے تھے!

کاغذات نہ صرف قابل توجہ تھے بلکہ عمران کا متحیرانہ انداز مطالعہ انہیں "اہم" بھی ظاہر کر رہا تھا! اس نے بڑی تیزی سے سارے کاغذات کا جائزہ لیا اور انہیں کوٹ کی اندرونی جیب میں ٹھونستا ہوا کھڑا ہو گیا۔

اس کی سانس تیزی سے چل رہی تھی اور انداز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہاں کا کام ختم ہو چکا ہو! وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا زینوں کی طرف آیا اوپر جانے لگا۔

عمارت سے باہر نکل کر وہ سڑک پر آیا! اسے توقع تھی کہ اس کی ماتحت جولیانا فٹز واٹر آس پاس کہیں نہ کہیں ضرور موجود ہو گی! کیونکہ آجکل اس پر ایکس ٹو کا راز معلوم کر لینے کا بھوت سوار تھا!

توقع غلط نہیں ثابت ہوئی۔ ان دونوں کا ٹکراؤ عمارت کے سامنے ہوا۔ لیکن عمران اس طرح نکلا چلا گیا جیسے اس نے دیکھا ہی نہ ہو اور جولیا بھی شاید اسے نظر انداز ہی کر دینا چاہتی تھی۔ اس نے اس پر نظر پڑتے ہی دوسری طرف منہ پھیر لیا تھا۔ اس کے فرشتے بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ اس نے اس وقت "ایکس ٹو" کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی تھی! عمران تیزی سے نکلا چلا گیا!



دوسری صبح کے اخبارات میں خنجر کی کہانی آگئی تھی!.... اس مخبوط الحواس آدمی کا حلیہ بھی شائع کیا گیا تھا۔ جسے ایک تھانے کے سیکنڈ آفیسر نے میمی بڈ فورڈ کی قبر پر روتے اور آہیں

بھرتے دیکھا تھا... فیاض نے صبح ہی صبح عمران کو فون کیا۔

"اب تو تم مطمئن ہو نا!"

"ہاں! بالکل!" عمران نے جواب دیا!" یہ ایک بہت عمدہ پلاٹ ہے اس پر ایک جاسوسی ناول لکھوں گا۔ ہیرو کا نام کیپٹن فیاض ہوگا! اور ہیروئن کا نام.... کیا ہونا چاہئے!"

"بکواس مت کرو! اگر یہ تدبیر بھی کار آمد ثابت نہ ہوئی تو کیا کریں گے!"

"صبر کریں گے!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔" صبر کرنے سے پھیپھڑے مضبوط ہوتے ہیں اور زکام کبھی نہیں ہوتا۔"

"بکواس نہیں بند کرو گے!"

"کیپٹن فیاض! اب اپنی آنکھیں کھلی رکھو! اگر اس سلسلے میں کوئی خاص بات معلوم ہو تو مجھے ضرور اطلاع دینا!" عمران نے کہا اور جواب کا انتظار کئے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا چند منٹ ٹھہر کر اس نے سر سلطان کے نمبر ڈائیل کئے!۔

"یس سر!.... عمران اسپیکنگ!"

"کیا بات ہے!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

" آپ نے آج کا اخبار دیکھا! میرا مطلب ہے میمی بڈفورڈ کی کہانی!"

"ہاں! بھئی یہ معاملہ بہت دلچسپ ہو گیا ہے!"

"اور اب محکمہ خارجہ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں!" عمران نے پوچھا۔

"محکمہ خارجہ کو پہلے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی! میں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہا تھا!"

"کرنل جوزف آپ کا دوست تھا۔"

"ہاں---!"

"دوستی کی ابتداء کیسے ہوئی تھی!"

"مجھے یاد نہیں!" سر سلطان کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی!

"خیر جانے دیجئے! پہلے آپ نے دلچسپی لینی شروع کی! پھر مجھے روک دیا! کیا آپ اس کی وجہ بتا سکیں گے!"

"ضروری نہیں سمجھتا!"

"میں سیکرٹ سروس کے چیف آفیسر کی حیثیت سے پوچھ رہا ہوں!۔" عمران کے لہجے میں سختی تھی!

"کیا مطلب--!"

"اے تھری زیڈ سیون معاہدے کے کاغذات!" عمران نے پر سکون اور باوقار لہجے میں کہا۔

"کیا؟--" دوسری طرف سے آواز آئی اور پھر خاموشی--!

"ہیلو!" عمران نے ریسیور کو جھٹکا دیا۔

"عمران۔" دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز آئی۔ "جس حال میں بھی ہو فوراً چلے آؤ.... فوراً۔"

"میں آرہا ہوں!" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر فلیٹ سے باہر نکل آیا۔ شاید وہ پہلے ہی سے اس کے لئے تیار تھا۔

اس نے گیراج سے اپنی ٹوسٹیر نکالی اور سر سلطان کے بنگلے کی طرف روانہ ہو گیا۔

حالانکہ دھوپ اب اچھی طرح پھیل گئی تھی لیکن عمران نے سر سلطان کو پائیں باغ میں ٹہلتے ہوئے پایا... پھر وہ کار سے اتر ہی رہا تھا کہ سر سلطان بلند آواز میں بولے۔ "او بدمعاش جلدی کرو!"

"یس سر!" عمران تیزی سے ان کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

"کاغذات کی کیا بات تھی!"

"میں صرف اے تھری زیڈ سیون معاہدے کی بات کر رہا تھا۔"

"اس کے کاغذات کے متعلق تمہیں کیا معلوم!"

"میں جانتا ہوں کہ اس وقت آپ کے دفتر میں ان کاغذات کی صرف نقل موجود ہے! اصل کاغذات وہاں نہیں ہیں اور شاید آپ کو اس کا علم بھی ہے!"

"اندر چلو!" سر سلطان نے اسے پورٹیکو کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

وہ نشست کے کمرے میں آگئے.... اور سر سلطان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اصل کاغذات کہاں ہیں۔"

"میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"تمہیں کہاں ملے!"

"مجھے وہ شعر نہیں یاد آرہا!.... وہ کیا ہے موسیٰ کی دین سے خدا کا احوال پوچھئے.... نہیں کیا تھا.... اخیر میں ہے کہ پیمبری مل جائے!"

"عمران--!"

"یس سر....!"

"میں نے تمہیں شعر سننے کے لئے نہیں بلایا! وہ کاغذات تمہیں کہاں سے ملے!"

"کرنل جوزف کی کوٹھی میں!"

"میرے خدا.... تو میرا خیال غلط نہیں تھا!" سر سلطان بڑبڑائے!

"آپ نے مجھے پوری سچویشن نہیں بتائی تھی! لہٰذا یہ ضروری نہیں تھا کہ یہ کاغذات میرے ہی ہاتھ لگتے.... کوئی دوسرا بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتا تھا!"

"لاؤ کاغذات مجھے دو!"

عمران نے کاغذات کا پیکٹ جیب سے نکال کر ان کی طرف بڑھا دیا! پھر تقریباً تین منٹ تک کاغذات کی کھڑکھڑاہٹ کے علاوہ وہاں اور کسی قسم کی آواز نہیں سنی گئی۔!

"عمران! اس میں دو شقیں نہیں ہیں!" سر سلطان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "یعنی یہ کاغذات نامکمل ہیں۔"

"جس جگہ سے یہ کاغذات برآمد ہوئے تھے! وہاں ان کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا!"

"ان دو شقوں کا.... کسی کے ہاتھ لگنا بھی ہمارے لئے اچھا نہیں ہوگا-- تم جانتے ہی ہو کہ ان دنوں حالات کیا ہیں۔"

"میں جانتا ہوں اور حالات سے فائدہ اٹھانے سے قبل ہی وہ قتل کر دیا گیا! مگر کیا یہ دونوں شقیں ان کے پاس بھی نہیں تھیں!"

"میں نہیں جانتا!"

عمران سر سلطان کے چہرے کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا! اس نے چھوٹتے ہی پوچھا! "آپکی جوزف سے دوستی، کاغذات گم ہونے کے بعد سے شروع ہوئی تھی یا اس سے پہلے کی ہے!"

"بہت پہلے کی بات ہے! اور وہ اسی دوستی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا! مجھے شروع ہی سے اس پر شبہ تھا! لیکن تم جانتے ہو کہ اس واقعے کو منظر عام پر لانے سے

میری کتنی بدنامی ہوتی! میں یونہی نجی طور پر اس کے خلاف تحقیقات کراتا رہا تھا! کئی بار اس کی نادانستگی میں اس کے مکان کی تلاشی بھی لی گئی تھی لیکن کاغذات نہیں ملے تھے! پھر میں نے یہ خیال ہی ترک کر دیا تھا کہ اس حرکت میں اس کا ہاتھ رہا ہوگا۔ لیکن جب اس کے قتل کی اطلاع ملی تو ایک بار پھر مجھے اندیشوں نے گھیر لیا! بہر حال میں ذہنی کشمکش کے عالم میں تھا! اس لئے میں نے تمہیں جائے واردات پر طلب کر لیا تھا! اور اب سوچتا ہوں کہ میں نے غلطی نہیں کی تھی!"

"مگر پچھلی رات آپ نے مجھے قطعی بری الذمہ کر دیا تھا!"

"اس وقت میں یقیناً غلطی پر تھا! بہر حال وہ بھی اس ذہنی کشمکش کا نتیجہ تھا! میں صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے! مگر تم مجھے بتاؤ کہ کاغذات تمہیں کس طرح ملے!"

عمران نے تہہ خانے اور میز کے متعلق بتانا شروع کیا! سر سلطان کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔ انہوں نے عمران کے خاموش ہوتے ہی کہا "کیا وہ دونوں شقیں اس کے پاس بھی نہیں تھیں! ہو سکتا ہے۔ یہی بات ہو! ورنہ وہ اب تک کسی تیسری طاقت سے اس کی قیمت وصول کر چکا ہوتا!۔"

عمران کچھ نہ بولا! تھوڑی دیر کمرے کی فضا پر بوجھل سا سکوت طاری رہا پھر سر سلطان بولے! "ان دونوں شقوں کا ملنا بہت ضروری ہے!"

"فی الحال ان کاغذات کو سنبھال کر رکھیئے۔ میمی بڈ فورڈ کی روح انتقام انتقام چیخ رہی ہے۔ کبھی وہ بادلوں سے جھانکتی ہے! کبھی شفق.... نہیں.... افق.... کیا آپ مجھے افق اور شفق کا فرق سمجھا سکتے ہیں!"

"ارے شفق.... وہ سرخی....!" سر سلطان شاید بے خیالی میں بڑبڑائے پھر چونک کر عمران کو گھورنے لگے اور ان کے ہونٹوں پر پہلے تو ایک ندامت آمیز سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر جھنجھلائے ہوئے لہجے میں بولے۔ "تم گدھے ہو! کام کی بات کرو! میں الجھن میں ہوں!"

"یہ کاغذات اتفاقاً ملے تھے!" عمران نے اپنی آنکھوں کو گردش دے کر کہا۔

"اگر وہ بھی اتفاقاً مل گئے تو حاضر کر دیئے جائیں گے۔"

"کیا مطلب!"

"کیا میں وہاں ان کاغذات کی تلاش میں گیا تھا!" عمران نے سوال کیا۔

"پہلے کی بات اور تھی! اب یہ کیس تمہارے سپرد کیا جاتا ہے!"

"میں ایسے بے سروپا کیس کے سلسلے میں کیا کر سکوں گا!" عمران سوچتا ہوا بولا پھر سر
لطان کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا کہنے لگا! "مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے! میں سمجھتا ہوں کہ اب
ھے سیکرٹ سروس کے چیف کی حیثیت سے کام کرنا ہو گا.... لیکن.... مصیبت تو یہ ہے کہ
ں سلسلے میں آپ سے جس قسم کے سوالات کروں گا شائد آپ ان کا جواب دینا پسند نہ کریں!"

"میں نہیں سمجھا! تم کیا کہنا چاہتے ہو!"

"میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ دونوں کی دوستی کس بنا پر تھی!"

"اس سے کیا سروکار!" دفعتاً سر سلطان کا موڈ بگڑ گیا!

"میں اپنے طور پر سوال نہیں کر رہا ہوں! بلکہ یہ سمجھئے کہ سیکرٹ سروس کے چیف نے
کارروائی شروع کر دی ہے اور وہ ہر پہلو سے دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے گا!"

"میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا!"

"تو میں اس کیس کو لینے کے لئے بھی تیار نہیں! عمران نے خشک لہجے میں کہا اور برا سامنہ
بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

سر سلطان نے اسے حیرت سے دیکھا لیکن خاموش ہی رہے! شاید عمران کا یہ لہجہ ان کے
لئے توہین آمیز تھا!

"جو بات آپ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔" عمران نے کچھ دیر بعد کہا۔ "وہیں سے
میری تفتیش کا آغاز ہو گا اور اگر آپ وہ بات بتانے پر تیار نہیں تو میں مجبور ہوں!"

"وہ کیا بات ہو سکتی ہے!" سر سلطان جھپٹ پڑنے والے انداز میں بولے!

آہاں!" عمران نے ایک طویل سانس لی اور ہاتھ اٹھا کر درویشوں کے سے لہجے میں بولا۔

"آدمی خواہ فرشتہ ہو جائے! خوبصورت عورتیں اس پر چھائی رہیں گی!"

"کک.... کیا.... بب.... بکواس.... لاحول....!" سر سلطان جھینپے ہوئے انداز میں
ہکلائے اور عمران کی طرف اس طرح دیکھنے لگے جیسے اس نے انہیں کوئی گندی سی گالی دے دی ہو!

"کیا کوئی مرد آپ سے حکومت کے راز اگلوا سکتا ہے!" عمران نے پوچھا۔

"تم چلے جاؤ یہاں سے.... جاؤ....!" سر سلطان غصیلے لہجے میں چیخ کر کھڑے ہو گئے۔

"فکر نہیں ---!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "سنجیدگی سے غور کیجئے گا۔ اس بات پر! بہر حال اس خفیہ معاہدے کی دو شقیں آپ کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ محکمے کو اس کا علم نہیں ہے کہ معاہدے کے کاغذات دفتر سے باہر بھی گئے ہیں! کیونکہ آپ نے اس کی نقل فراہم کر لی تھی.... اب آپ خود سوچئے کہ آپ کس پوزیشن میں ہیں۔ میں یہ آپ ہی کے مفاد میں کہہ رہا ہوں! ورنہ مجھے اس سے کیا سروکار ہو سکتا ہے۔"

عمران دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ سر سلطان بولے۔ "ٹھہرو! ادھر آؤ....!" ان کی آواز میں کپکپاہٹ تھی! عمران پلٹ آیا۔ اور چپ چاپ پھر اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو!" سر سلطان نے پوچھا۔

"میں اس عورت کا نام اور پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں! جس سے آپ نے اس معاہدے کا تذکرہ کیا تھا!۔"

"تم.... آخر عورت ہی کی بات کیوں کر رہے ہو!"

"کیونکہ کرنل جوزف کا سب سے بڑا حربہ عورت ہی تھی! کیا اس کے گرد عورتوں کی بھیڑ نہیں رہتی تھی! مجھے کہنے دیجئے کہ عورتوں کی وہ بھیڑ ہی آپ دونوں کی دوستی کی محرک ہوئی تھی!"

کیا تم اپنے باپ سے بھی اتنے ہی بے تکلف ہو سکتے ہو!" سر سلطان پھر جھنجھلا گئے!

"بالکل.... بالکل.... انہیں میری بے تکلفی ہی تو گراں گذرتی ہے! میں نے اکثر ان سے پوچھا ہے کہ وہ ابھی تک جوان کیوں ہیں جب کہ والدہ صاحبہ بوڑھی ہو چکی ہیں!"

"بدتمیز ہو تم!"

"اردو میں ضرور بدتمیز ہوں! لیکن انگریزی میں مجھے اسٹریٹ فارورڈ کہیں گے! خیر اس تذکرے کو یہیں ختم کر دیجئے! مجھے اس عورت کا نام اور پتہ چاہیے!"

"یہ ضروری نہیں ہے کہ.... اس کی وجہ.... وہی ہو.... جو تم سمجھتے ہو!"

"ارے میں کچھ بھی نہیں سمجھتا!" عمران اپنے دونوں کان اینٹھ کر منہ پیٹتا ہوا بولا! "میں تو صرف نام اور پتہ چاہتا ہوں! اور یہ تو آپ کا دل ہی جانتا ہو گا کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے! آپ مجھے صرف نام اور پتہ بتائیے! اس کے علاوہ اور کچھ نہیں پوچھوں گا! وہ یقیناً سیاست پر بکواس کرنے والی کوئی عورت ہو گی۔ کسی بین الاقوامی مسئلے پر آپ سے الجھی ہو گی.... اور آپ نے

ات منوانے کے لئے رازدارانہ انداز میں اس خفیہ معاہدے کا تذکرہ کر دیا ہوگا!"

"آہاں-- ہاں-- یہی بات ہے!" سر سلطان بیساختہ بولے.... پھر ان کے چہرے کا
ندامت سے پھیکا پڑ گیا!

"پروا مت کیجئے! آپ بھی آدمی ہیں! فرشتے نہیں! ارے جناب حسن وہ چیز ہے جس نے
ں کو ابابیل سے لڑا دیا تھا.... جی ہاں!"

"ہابیل--!" سر سلطان نے جھینپے ہوئے انداز میں تصحیح کی!

"نہیں صاحب!.... ابابیل.... میں نے برہان قاطع میں یہی لکھا دیکھا ہے! یہودیوں کی
کتاب کی سند نہیں ہے! خیر ہاں تو نام اور پتہ!"

"مس گلوریا کارٹر-- تھرٹین ریکسٹین اسٹریٹ!"

"شکریہ!" عمران نے اپنی نوٹ بک پر جلدی سے گھسیٹتے ہوئے کہا! "میں اپنی گستاخیوں کی
افی چاہتا ہوں! اب آپ پھر وہی میرے آفیسر ہیں اور میں آپ کا ماتحت!.... اگر میں اس قسم
گفتگو نہ چھیڑتا تو زندگی بھر مجھے اس عورت کا نام اور پتہ نہ معلوم ہو سکتا! اب میں یہ خود ہی
ھ لوں گا کہ اس کی عمر کیا ہے!"

سر سلطان جھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر اندر چلے گئے! اس وقت عمران کے چہرے پر
ی شاندار سنجیدگی تھی!



عمران کی ٹوسٹیر ریکسٹن اسٹریٹ کی تیرھویں عمارت کے سامنے رک گئی! وہ نیچے اتر کر
رآمدے میں پہنچا! اور گھنٹی کا بٹن بار بار دبانے لگا! پھر شاید دو یا تین منٹ کے بعد اندر سے
قدموں کی آواز آئی! اور ایک ادھیڑ عمر کی دیسی عورت نے دروازہ کھولا۔

"کیا بات ہے.... جناب!" اس نے عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مس گلوریا موجود ہیں!"

"موجود ہیں جناب!"

"میرا کارڈ!" عمران نے جیب سے ایک وزیٹنگ کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جس پر
تحریر تھا۔ آر-ایس- خان ایڈووکیٹ!

عورت کارڈ لے کر چلی گئی! عمران سوچ رہا تھا کہ یہ گلوریا کارٹر یقیناً کوئی یوریشین ہو گی!
عورت واپس آئی اور اسے اندر چلنے کو کہا۔ عمران آہستہ آہستہ پر وقار انداز میں چلتا ہوا ایک چھوٹے سے نشست کے کمرے میں آیا.... جہاں ایک صوفہ سیٹ اور ایک چھوٹی سی گول میز پڑی ہوئی تھی۔ دیواریں شفاف اور سادگی کا بہترین نمونہ تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی جس کی عمر چھبیس یا ستائیس سے کسی طرح زیادہ نہ رہی ہو گی! وہ یقیناً دلکش تھی! لیکن یوریشین کسی طرح بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہو سکتا ہے اس کے باپ یا دادا کا نام کرتار رہا ہو۔ جسے انگریزی کارٹر بن بیٹھنے کا فخر حاصل ہو گیا ہو! ورنہ وہ سو فیصدی ایک عیسائی عورت تھی!

"ایڈووکیٹ۔" وہ بڑے دلآویز انداز میں مسکرائی "کیا آپ میری کسی ایسی دادی یا نانی کی موت کی خبر لے کر آئے ہیں جس نے کوئی بہت بڑی جائداد چھوڑی ہو!"

"میں آپ کے مستقبل کے لئے ایک بڑا شاندار پروگرام لے کر حاضر ہوا ہوں۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"فرمایئے۔"

عمران نے اپنے مینٹل میں ہاتھ ڈال کر چار پمفلٹ نکالے اور انہیں اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "مستقبل ہر ایک کا شاندار ہونا چاہئے!"

گلوریا نے انہیں الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر عمران کو گھورنے لگی! عمران سر جھکائے بیٹھا رہا۔۔ آخر گلوریا نے کہا۔ "تو کسی بیمہ کمپنی کا لٹریچر ہے!"

"جی ہاں! میوچول انشورنس کمپنی کا!۔"

"اور آپ!.... کیوں؟ آپ ایڈووکیٹ ہیں!"

"نہیں محترمہ میں انشورنس ایجنٹ ہوں!"

"پھر آپ نے دھوکہ دینے کی کوشش کیوں کی!.... ایڈووکیٹ کا کارڈ کیوں بھجوایا۔"

"اوہو! آپ تو خفا ہو گئیں! اسے دھوکا نہیں بلکہ حکمت عملی کہتے ہیں! اگر میں بحیثیت انشورنس ایجنٹ ملنا چاہتا تو آپ کی ملازمہ یہ اطلاع دیتی کہ آپ باہر تشریف لے گئی ہیں!"

"آپ جا سکتے ہیں!" گلوریا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"میں یقیناً جاسکتا ہوں کیونکہ میری ٹانگیں کافی مضبوط ہیں! مگر یہ میری مرضی پر منحصر ہے!"

"نہیں یہ میرے ملازموں کی مرضی پر منحصر ہے!"

"غلط.... بالکل غلط! اس طرح آپ ایک بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گی کیونکہ میں نے اپنے ہر عضو کا الگ الگ بیمہ کرا رکھا ہے! صرف ناک کی پالیسی چالیس ہزار کی ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ آج کل ناک پر مکا رسید کر دینا کچھ فیشن سا ہو گیا ہے!"

"تم یقیناً کوئی ٹھگ یا اچکے ہو!" گلوریا کی آواز بلند ہو گئی!

"اب مجھے سچ مچ حقیقت ظاہر کر دینی پڑے گی۔" عمران نے مایوسی سے کہا۔

"اب سے رات تک بیٹھے حقیقت ظاہر کرتے رہو! لیکن تم مجھے الو بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے! میں ابھی پولیس کو فون کرتی ہوں!"

"تم میری بات بھی تو سنو"! عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "تمہیں کیا معلوم کہ میں بہت عرصے سے تمہیں دیکھ رہا ہوں.... آج ہمت کر کے یہاں چلا آیا۔"

"کیا بکواس ہے!"

"تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو!"

"بدتمیز!"

"ارے واہ....! کیا میں نے گدھی کہا ہے کہ تم مجھے بدتمیز کیوں کہہ رہی ہو!"

گلوریا دانت پیس کر رہ گئی! شاید اس کے یہاں کوئی مرد ملازم نہیں تھا ورنہ وہ خاموش نہ رہ سکتی! چند لمحے غصیلی نظروں سے عمران کو گھورتی رہی پھر اٹھتی ہوئی بولی۔ "ٹھہرو بتاتی ہوں!"

"بتاؤ گی کیا!" عمران بھی کھڑا ہو گیا! "تم نے خود ہی اشارہ کر کے مجھے اندر بلایا تھا! تین گھنٹے پہلے کی بات ہے! اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ میرا پرس کیا ہو گیا جس میں ساڑھے تین ہزار کے نوٹ تھے۔ تو تم مجھے دھمکیاں دیتی ہو۔"

"کیا بکواس ہے!" گلوریا پیر پٹخ کر بولی۔

"ساڑھے تین ہزار!" عمران ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔ "میرا پرس! تم شوق سے شور مچاؤ.... تمہارے پڑوس کے دو چار آدمی اس بات کی شہادت دیں گے کہ میں تین گھنٹے قبل یہاں داخل ہوا تھا! اور میں اس شہر کا ایک معزز بیوپاری ہوں! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے پڑوسی

تمہیں اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے اور انکی بیویوں کی دلی خواہش ہے کہ تم یہ عمارت خالی کر دو۔"

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا!" گلوریا جھٹکے کے ساتھ دوبارہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

"دماغ تو بالکل ٹھیک ہے! البتہ معدہ عموماً خراب رہتا ہے! آج کل پھر اینڈ ریوز سالٹ کا استعمال شروع کر دیا ہے! کچھ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ جگر بھی خراب ہو گیا ہے! مگر میں اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں!"

"تم کیا چاہتے ہو۔" گلوریا نے ہانپتے ہوئے کہا! وہ کچھ خوفزدہ سی نظر آنے لگی تھی!

"بس یہ کہ مجھ سے روزانہ مل لیا کرو! دن میں صرف ایک بار۔" "ورنہ میں مر جاؤں گا۔"

"تم جیسا بیہودہ آدمی آج تک میری نظروں سے نہیں گذرا!"

"ہائیں! کیا مطلب! کون سی بیہودگی سرزد ہوئی ہے مجھ سے!" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

گلوریا فوراً ہی کچھ نہیں بولی۔ چند لمحے عمران کو گھورتی رہی پھر اس نے کہا۔ "تو کیا پہلے بھی تم مجھ سے مل چکے ہو!"

"اگر یہ معلوم ہوتا کہ تم اس طرح پیش آؤ گی تو پہلے ہی مل لیتا! آخر اس میں کیا برائی ہے کہ تم مجھے اچھی لگتی ہو۔ ہو سکتا ہے کچھ دنوں بعد تم سے عشق بھی ہو جائے۔"

"شٹ اپ....!"

"اب شاید تم پھر کوئی دھمکی دو گی! میں کہتا ہوں کہ تم اپنی کسی دھمکی کو عملی جامہ پہنا کر دیکھو!"

"تم یہاں سے چلے جاؤ!"

"آخر کیوں! کیا تکلیف پہنچ رہی ہے مجھ سے! کیا میں کوئی غیر مہذب آدمی ہوں یا خوبصورت نہیں ہوں! مجھے یقین ہے کہ میں بھی تمہیں اچھا لگتا ہوں گا!"

"اوہ... شٹ اپ!" گلوریا غصے میں پاگل ہو گئی اور اس طرح چیخنے لگی جیسے کسی قسم کا دورہ پڑا ہو! اچانک بوڑھی ملازمہ دروازہ میں دکھائی دی!

"اوہو!" عمران نے اس سے کہا! "کوئی گھبرانے کی بات نہیں! تم جاؤ! میں ان کی والدہ کے انتقال کی خبر لایا ہوں!"

گلوریا یہ سن کر بالکل پاگل ہو گئی! اپنے سر کے بال نوچنے لگی! پھر بھوکی شیرنی کی طرح عمران پر جھپٹ پڑی.... بوڑھی نوکرانی بوکھلائے ہوئے انداز میں وہاں سے چلی گئی تھی!۔

عمران نے گلوریا کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے اور اسے ایک صوفے میں دھکیلتا ہوا بولا۔ "اب ہم میں کافی جان پہچان ہو گئی ہے اور کسی دوسرے موقع پر ہم ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہیں رہ جائیں گے.... بس اتنا ہی کافی ہے۔ اچھا ٹاٹا!"

اس نے اپنا مینٹل اٹھایا! چند لمحے بڑی پیار بھری نظروں سے گلوریا کی طرف دیکھتا رہا پھر گنگناتا ہوا کمرے سے چلا گیا!۔



انسپکٹر پرویز کی سانس پھول رہی تھی.... لیکن وہ ٹیکسی سے اتر کر ایک لمحہ کے لئے بھی رکے بغیر کیپٹن فیاض کے بنگلے کی کمپاؤنڈ میں داخل ہو گیا! اس کی رفتار خاصی تیز تھی!۔

برآمدے میں کھڑے ہوئے ملازم سے اس نے جلدی جلدی کچھ کہا.... اور ملازم اندر چلا گیا! لیکن واپسی میں دیر نہیں لگی!۔

"اندر تشریف لے چلئے!" اس نے انسپکٹر پرویز سے کہا۔

کیپٹن فیاض اس کے اندر پہنچنے سے قبل ہی ڈرائنگ روم میں آ چکا تھا۔

"ٹھہرو!" وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "پہلے تو تم کچھ دیر خاموش بیٹھ کر اپنی سانسیں درست کر لو!"

پرویز مودبانہ انداز میں اس کا شکریہ ادا کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ فیاض ٹٹولنے والی نظروں سے اس کا جائزہ لیتا رہا! تقریباً دو تین منٹ تک خاموشی رہی۔ پھر فیاض نے کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا بات ہے!"

" آج میں نے اس آدمی کا تعاقب کیا تھا جسے میمی کی قبر پر روتے دیکھا گیا تھا۔"

"اچھا...." فیاض کے لہجے میں تمسخر تھا! لیکن پھر اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔ "تم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہو کہ وہی آدمی رہا ہو گا!۔"

"بیان کردہ حلیہ کے عین مطابق تھا!" پرویز نے خفیف سی ہچکچاہٹ کے ساتھ کہا۔

"خیر ہاں.... لیکن تعاقب کا انجام کیا ہوا۔"

"وہی عرض کر رہا تھا! وہ مجھے عیسائیوں کے قبرستان کے قریب ہی ملا تھا! میں دو دن سے قبرستان کی نگرانی کر رہا ہوں۔ بہرحال.... وہ آدمی عجیب ہے! وحشت زدگی کے علاوہ اس میں اور کوئی بات نہیں ہے جو اسے عام آدمیوں سے الگ کر سکے! اس کے جسم پر بہترین قسم کا سیاہ

سوٹ تھا! سیاہ ڈاڑھی الجھی ہوئی.... بال پریشان.... اور آنکھیں انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی جن سے درندگی اور وحشت آشکار....!"

"تم نے تو مصوری شروع کر دی۔" فیاض پھر کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "کام کی بات کرو۔"

"میں اس کا تعاقب کرتا رہا!" پرویز ایک طویل سانس لے کر کہنے لگا۔ "اور پھر وہیں جا پہنچا جہاں سے پہلی بار اس سیکنڈ آفیسر نے اس کا تعاقب کیا تھا! یعنی گرانڈ ہوٹل! وہ تھوڑی دیر تک کھڑا.... ہال میں بیٹھے ہوئے آدمیوں کا جائزہ لیتا رہا.... پھر آہستہ آہستہ ایک میز کی طرف بڑھنے لگا جہاں دو آدمی بیٹھے شراب پی رہے تھے۔ جیسے ہی ان دونوں کی نظریں اس پر پڑیں ان کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ پڑے.... حقیقتاً گلاس چھوٹ پڑے تھے اور میں نے انہیں اچھلتے دیکھا تھا! اور وہ وحشی انہیں خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا! پھر وہ آگے بڑھ کر ایک خالی میز پر جا بیٹھا! میں نے دوسرے ہی لمحے میں ان دونوں آدمیوں کو ہوٹل سے باہر جاتے دیکھا! لیکن وہ وحشی وہیں بیٹھا رہا! میں اس کا پیچھا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا! اس نے تقریباً پندرہ منٹ میں اپنی چائے ختم کی.... اور پھر اٹھ گیا۔ میں دراصل اس کی قیام گاہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مگر---!"

"کیوں۔ خاموش کیوں ہو گئے!" فیاض نے ٹوکا۔

"مگر میری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی! ہو سکتا ہے اسے اس تعاقب کا علم ہو گیا ہو۔ بہر حال ایک جگہ وہ مجھے ڈاج دے گیا! میں ٹریفک کی زیادتی کی بنا پر ایک سڑک نہ پار کر سکا! جتنی دیر میں سڑک صاف ہوتی! وہ دوسری طرف کی کسی گلی میں غائب ہو چکا تھا۔!"

"پھر اب تم مجھے کیا بتانے آئے ہو!" فیاض جھنجھلا گیا۔

"یہ کہ ان دونوں خوفزدہ آدمیوں کے متعلق میں نے بہتیری اہم معلومات حاصل کر لی ہیں!"

فیاض کچھ نہ بولا اور پرویز کہتا رہا۔ "وہ دونوں کرنل جوزف کے گہرے دوستوں میں سے تھے۔ ان کے نام میجر اشرف اور کرنل درانی ہیں! اور یہ دونوں ہی شہر کے معزز آدمیوں میں سے ہیں!"

"ہوں! تو پھر! تم نے ان سے اس آدمی کے متعلق سوالات کئے ہوں گے۔"

"جی ہاں! میں ان سے ان کی قیامگاہ پر ملا تھا! لیکن انہوں نے اس آدمی کے متعلق کچھ

بتانے سے انکار کر دیا! کیونکہ انہوں نے اس شکل کے کسی آدمی کو گرانڈ ہوٹل میں نہیں دیکھا تھا! میں نے انہیں ان کے گلاسوں کے گرنے کا واقعہ یاد دلایا لیکن انہوں نے میرا مذاق اڑا دیا! کہنے لگے! ہاں گلاس گرے ضرور تھے لیکن اس کی وجہ وہ نہیں تھی، جو میں نے بیان کی تھی! انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں نشے میں تھے! اور نشے ہی کے عالم میں گلاسوں کے گرانے پر ایک ایک ہزار روپے کی ہار جیت ہو گئی تھی! ان دونوں ہی نے اس آدمی کے تذکرے پر میرا مضحکہ اڑایا....!"

پرویز خاموش ہو گیا!۔

"اچھا!" فیاض نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ "میں دیکھوں گا کہ ان میں مضحکہ اڑانے کی کتنی صلاحیت ہے! میں ان دونوں رنگیلے بوڑھوں سے اچھی طرح واقف ہوں! مگر مجھے افسوس ہے کہ تم نے اس آدمی کو کھو دیا۔"

"میں کیا عرض کروں جناب! مجھے ٹریفک کے قوانین پر غصہ آرہا ہے۔"

فیاض کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر آہستہ سے بولا۔ "اگر تمہارا یہ خیال صحیح ہے کہ اسے تعاقب کا علم ہو گیا تھا تو اب اسے ڈھونڈ نکالنا آسان کام نہ ہو گا!"

"میں کیا عرض کروں جناب! مجھے خود افسوس ہے! مگر یہ دونوں آدمی شاید ہماری مدد کر سکیں! مجھے یقین ہے کہ وہ دونوں اسے پہچانتے ہیں اور خوف ہی کی وجہ سے ان کے گلاس چھوٹ پڑے تھے!"

"میں دیکھوں گا!" فیاض سر ہلا کر بولا۔ "کل صبح ان دونوں کو آفس میں طلب کرو!"

"بہت بہتر جناب!" پرویز یکلخت خوش ہو گیا! گویا صبح وہ ان سے اپنی توہین کا بدلہ ضرور لے سکے گا!

"اور کچھ!"

"نہیں جناب!" پرویز اٹھتا ہوا بولا۔ "اب اجازت چاہتا ہوں۔"

"اچھا!"--- فیاض بھی اٹھ گیا!



پرائیویٹ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر عمران اپنی خوابگاہ میں آیا! دوسری طرف سے جولیا بول رہی تھی! اس نے کہا" آپکا خیال درست تھا جناب! گلوریا کارٹر کا کچھ نہ کچھ تعلق سونیاز کارنر

سے ضرور ہے!"

"ہے نا۔" عمران سر ہلا کر بولا! "کیوں کوئی خاص واقعہ!"

"جی ہاں! سونیا کا دوست پار کر کل گلوریا کے ساتھ نظر آیا تھا!"

"پار کر! وہی لمبا آدمی!"

"جی ہاں! وہی! وہ دونوں پکسیز جوائنٹ میں تھے! یہ پچھلی شام کی بات ہے پھر دونوں ساتھ ہی تھرٹین ریکسٹن اسٹریٹ میں آئے تھے! پار کر تقریباً آدھے گھنٹے تک اندر رہا۔ پھر تنہا واپس آیا تھا!"

"اس کے بعد وہ کہاں گیا تھا!"

"یہ آپ کیپٹن جعفری سے معلوم کر سکیں گے!"

"اچھا-- شکریہ جولی! گلوریا پر برابر نظر رکھو! ہاں سونیا کو کون دیکھ رہا ہے!۔"

"تنویر۔"

"اچھا! اور سارجنٹ ناشاد!"

"وہ فی الحال شاعری کر رہا ہے!" اس کا خیال ہے کہ لوگ اس کے بعد اس کے کلام کی قدر کریں گے!"

"اگر وہ کسی طرح مر سکے تو ضرور مار ڈالو۔"

جولیا ہنسنے لگی-- لیکن پھر فوراً ہی خاموش ہو گئی۔

"ہیلو!۔ ہاں! سارجنٹ ناشاد کو میجر اشرف پر نظر رکھنے کو کہو۔"

"اوہو! میجر اشرف!" جولیا نے حیرت سے کہا۔ "کیا وہ بھی اس کہانی سے تعلق رکھتا ہے!"

"اس کے علاوہ بھی چار اور ہیں!"

"میں تو ابھی تک اس کیس کو سمجھ ہی نہیں سکی ہوں! اخبارات میں جو کہانی شائع ہوئی تھی، اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے!"

"جلدی مت کرو! سب کچھ آہستہ آہستہ سامنے آجائے گا! یہ پر اسرار آدمی بہت سنسنی پھیلا رہا ہے! کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔۔"

"جی ہاں! ہو سکتا ہے وہ میمی بڈ فورڈ سے قریبی تعلقات رکھتا ہو!"

"یہ کس بناء پر کہہ رہی ہو!"

"وہی قبر کے کتبے پر جو نئی تحریر پائی گئی ہے کسی قسم کے انتقام کے متعلق! ہو سکتا ہے میمی....! مگر ٹھہریئے میمی کی موت بھی تو پراسرار طریقے پر واقع ہوئی تھی!"

"ہاں.... آں.... غالباً وہ ان لوگوں سے انتقام لینا چاہتا ہے، جو میمی کی موت کا باعث بنے ہوں گے!"

"مگر بڑا ڈرامائی انداز ہے!" جولیا نے کہا۔

"ایسا بھی ہوتا ہے! شاید وہ انہیں مار ڈالنے سے پہلے ہی ادھ مرا کر ڈالنا چاہتا ہے! تم خود سوچو کہ دوسرے لوگ کتنی بڑی ذہنی اذیت میں مبتلا ہوں گے یہ تو مار ڈالنے سے بھی بدتر ہے!"

"جی ہاں! جولیا نے جواب دیا۔ "مگر ہم اس آدمی کو کہاں تلاش کریں۔"

"میرا خیال ہے کہ کپتان فیاض کے آدمی اس کی راہ پر لگ گئے ہیں!"

"مگر جناب! پھر وہی معلوم کرنا چاہوں گی کہ اس کیس کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق!"

"تعلق کا علم مجھے بھی نہیں ہے!" عمران نے جواب دیا۔ "بہتیری راز کی باتیں ایکس ٹو سے بھی پوشیدہ رکھی جاتی ہیں! مگر ہمیں اس کی پرواہ نہ ہونی چاہئے! بس جو کام ہمیں سونپا جائے اسے خوش اسلوبی سے انجام دیں!"

"یقیناً جناب!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"اچھا اب تم اپنا کام دیکھو!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا اس کی پیشانی پر سلوٹیں تھیں اور وہ کچھ سوچ رہا تھا!

پھر اس نے کیپٹن جعفری کے نمبر ڈائیل کیئے!

"ہیلو! کیپٹن جعفری! مجھے پارکر کے متعلق کل شام کی مکمل رپورٹ چاہیئے!"

"لیس سر!" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "وہ گلوریا کے مکان سے نکل کر سیدھا سونیاز کارنر پہنچا تھا!"

"پھر--!"

"پھر.... میرا مطلب یہ ہے کہ میں وہیں سے واپس آ گیا تھا کیونکہ اب پارکر کی واپسی مجھے محال نظر آتی تھی.... وہ دراصل اسی ریستوران میں رہتا ہے!"

"اتنی دیر میں یہ ایک کام کی بات کہی ہے تم نے!"

"اب میرے لئے کیا حکم ہے!"

"پارکر کے پیچھے لگے رہو! اس کے متعلق اور کیا معلومات بہم پہنچائیں!"

"وہ.... ابھی تک کچھ بھی نہیں! میرا خیال ہے بادی النظر میں ہم اس کے خلاف کچھ نہیں ثابت کر سکتے!"

"تمہیں ثابت کرنے کے لئے کس نے کہا ہے!"

"اوہ.... بب بات.... یہ ہے.... جناب!"

"کیا بات ہے!"

"میں ابھی تک اس کے ذریعہ معاش کے متعلق کچھ نہیں معلوم کر سکا!"

"معلوم کرنے کی کوشش کرو!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا!

پھر دن بھر وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے اپنے ماتحتوں کے فون ریسیو کرتا رہا! اسی دوران میں فیاض بھی میجر اشرف اور کرنل درانی کی داستان لے کر ٹپک پڑا.... اس نے اسے شروع سے واقعات بتائے یعنی انسپکٹر پرویز کا کارنامہ، پھر بات یہاں تک پہنچی کہ اس نے میجر اشرف اور کرنل درانی کو آفس میں طلب کر لیا۔

"مگر وہ دونوں!" فیاض نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔ "خشکی کے کچھوے ہیں میں ان سے کچھ نہیں معلوم کر سکا! لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ اس آدمی کو جانتے ہیں۔"

"پکڑ کر بند کر دو!" عمران نے ہانک لگائی۔

"لیکن میں ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ جانتے ہیں!"

"پروانہ کرو! میں بہت جلد ثابت کر دوں گا!"

"پتہ نہیں تم کیا کر رہے ہو! مجھے اس طرح تاریکی میں نہ رکھا کرو!"

"تاریکی بڑی اچھی چیز ہے سوپر فیاض! مثلاً یہ کہ اگر تم اندھیرے میں کسی کو آنکھ مارو تو وہ قطعی برا نہیں مانے گا! تجربہ کر کے دیکھ لو!"

"تم پر ہر وقت لعنت بھیجنے کو دل چاہتا ہے۔" فیاض چڑ گیا۔

"بذریعہ ڈاک بھیجا کرو! میں بعض اوقات گھر پر موجود نہیں ہوتا! ویسے آج کل تمہاری جو اسٹینو ہے اس کی عمر بتاؤ! تاکہ میں اسے پچیس سے ضرب دے کر اپنا سر پھوڑوں یا تمہاری بیوی کی

ندگی کا بیمہ کرادوں!"

"تم کام کی بات نہیں کرو گے!"

"نہیں دوست! میں اب اس کام سے بری طرح اکتا گیا ہوں! اب کوئی دوسرا دھندا یکھوں گا!.... ویسے کیا خیال ہے تمہارا اگر میں مچھلیوں کی آڑھت کر لوں!"

"عمران بوریت مت پھیلاؤ!" فیاض نے بیزاری سے کہا۔

"بوریت تم پھیلا رہے ہو یا میں!"

"اچھا تو میں جا رہا ہوں!"

"ٹاٹا....!" عمران نے دونوں ہاتھ ہلائے لیکن فیاض بیٹھا ہی رہا۔

"میں نے فرض کر لیا کہ تم چلے گئے! اس نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور کرسی پر اکڑوں بیٹھ کر اونگھنے لگا! وہ اپنے پرائیویٹ فون کا ریسیور کریڈل پر سے ہٹا آیا تھا! ورنہ شاید فیاض کو بھی اس کا علم ہو جاتا کیونکہ آج اس کے ماتحت بڑی سرگرمی دکھا رہے تھے!"

"عمران....!" فیاض نے اسے بلند آواز میں مخاطب کیا اور عمران چونک کر اسے گھورنے لگا!

"کیا بات ہے بڑے بھائی!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"اگر تمہیں کچھ کرنا نہیں تھا تو مجھ سے وعدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی!"

"میں اب بھی تیار ہوں!" عمران نے بڑے خلوص سے کہا "مگر تم نے تو کہا تھا کہ لڑکی ابھی نابالغ ہے بیس سال تک انتظار کرنا پڑے گا!"

فیاض نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑ لی! اور عمران رو دینے والے انداز میں بولا۔ "چلو نابالغ ہی سہی! میں تیار ہوں۔ بلکہ قبول کیا!.... ارے .... کیا مار ڈالو گے یار.... غردن.... چھوڑو۔" فیاض اس کی گردن چھوڑ کر جانے کے لئے مڑا۔

"ٹھہرو! سوپر فیاض!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "شاید کام کی بات گردن ہی میں اٹکی ہوئی تھی!"

فیاض پلٹ کر اسے گھورنے لگا!۔

"بتاتا ہوں مری جان!--اب میں نے کام کی بات شروع کی ہے تو تم نے رقیبوں کی طرح ادائیں دکھانی شروع کر دیں۔ ہاں رقیب ہی تو کہتے ہیں اسے جس کے کمر نہیں ہوتی!"

"نہیں میں جا رہا ہوں!" فیاض جانے کے لئے مڑا.... عمران نے جھپٹ کر اس کی کمر پکڑ

لی اور پھر شرمندگی ظاہر کرتا ہوا بولا۔" لاحول ولا قوۃ کمر تو ہے یار! میں خواہ مخواہ تمہیں رقیب سمجھ بیٹھا تھا!"

" میرے پاس وقت نہیں ہے فضول باتوں کے لئے!" فیاض غرایا!

" میمی بڈ فورڈ کے متعلق تمہیں ایک عورت بہت کچھ بتا سکے گی! وہ اس کی ہم پیشہ تھی!"

"کون ہے!"

"سونیا--!"

" ارے تو کیا وہ انگلینڈ کی ملکہ ہے!" فیاض جھنجھلا گیا۔" یا مجھے شہر بھر کی آوارہ عورتوں کے نام اور پتے زبانی یاد ہیں!"

" خفا مت ہو پیارے-- تھرٹین اسٹریٹ اور زیرو روڈ کے چوراہے پر سونیاز کارنر ہے! تمہیں سونیا وہیں ملے گی!"

"تم اس سے مل چکے ہو!" فیاض نے پوچھا۔

" مل چکا ہوں! لیکن اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا! تمہاری بات اور ہے! تم ایک سرکاری آفیسر ہو۔ وہ تمہاری مونچھیں ہی دیکھ کر خوفزدہ ہو جائے گی! مگر ٹھہرو! وہ چالاک عورت ہے! کبھی یہ تسلیم نہ کرے گی کہ میمی بڈ فورڈ سے اس کی جان پہچان تھی! لہٰذا غور سے تفصیل سن لو! جن دنوں میمی ٹپ ٹاپ کلب میں رقاصہ تھی۔ انہیں دنوں سونیا گرانڈ ہوٹل میں ملازم تھی! وہ بھی رقاصہ ہی تھی! ان دونوں میں گہری دوستی تھی! اور دونوں ایک دوسرے کی راز دار تھیں!"

"لیکن میمی کے متعلق ہم کیا معلوم کریں گے!" فیاض نے پوچھا۔

" یہی کہ اس نے پیدائش سے لے کر مرنے کے وقت تک کتنے انڈے دیئے تھے۔" عمران جھنجھلا گیا اور فیاض کو بیساختہ ہنسی آگئی!

"یار فیاض! تم کسی قابل نہیں ہو!"

"چلو بکواس بند کرو! میں سونیا سے ملوں گا--!"

" جاؤ بس اب چلے ہی جاؤ ورنہ میں پہلے خودکشی کروں گا اور پھر تمہیں بھی گولی مار دوں گا!" فیاض ہنستا ہوا چلا گیا!

تھوڑی دیر بعد عمران نے جولیا کی کال ریسیو کی جو کہہ رہی تھی۔" جناب والا ایک نئی

خبر۔۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اس سے فائدہ اٹھا سکیں!"

"کیا خبر ہے!"

"پارکر اور گلوریا کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔"

"کہاں!"

"منٹو پارک میں! دونوں کسی مسئلے پر الجھ پڑے تھے! پھر ہاتھا پائی کی نوبت آتے آتے رہ گئی تھی! وہ دونوں ہی غصے میں بھرے ہوئے وہاں سے رخصت ہو گئے!"

"تم اس کے بعد بھی گلوریا کا تعاقب کرتی رہی ہو گی!" عمران نے پوچھا!

"جی ہاں!۔۔ وہ وہاں سے گھر ہی آئی تھی۔"

"اچھا شکریہ!" عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

اب اسے کیپٹن جعفری کی رپورٹ کا انتظار تھا! کیونکہ وہ بھی منٹو پارک میں کہیں نہ کہیں موجود رہا ہو گا۔۔ عمران نے اسے پارکر کے پیچھے لگایا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد جعفری کا پیغام بھی موصول ہوا.... اس نے بھی منٹو پارک والے جھگڑے کے متعلق بتاتے ہوئے کہا۔ "پارکر منٹو پارک سے چیری بلوسم پہنچا یہاں اس نے اور بارٹنڈر نے گلوریا کو ختم کر دینے کا پروگرام بنایا.... آج وہ چیری بلوسم ضرور جائے گی! کیونکہ آج وہاں سال کا پہلا رقص ہو گا۔ وہ چیری بلوسم کی مستقل گاہک ہے! بہر حال آج اسے وہاں شراب میں زہر دیا جائے گا۔ رات کی ڈیوٹی پر وہ بارٹنڈر نہیں رہے گا جو سازش میں شریک ہے بلکہ دوسرا ہو گا! اور گلوریا کی موت کی تمام تر ذمہ داری اس پر آپڑے گی!۔۔ حالانکہ اس بیچارے کے فرشتوں کو بھی اس سازش کا علم نہیں ہو گا۔ گلوریا غالباً پہلے ہی سے اپنی میز مخصوص کرا چکی ہے اس میز پر سرو کرنے والا ویٹر بھی سازش میں شریک ہو گا۔ یعنی شراب میں وہی زہر ملائے گا!"

"تب تو ویٹر گرفت میں آجائے گا!" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب! ایسے حالات پیدا کیے جائیں گے کہ پولیس اس پر صرف شبہ کر کے رہ جائے گی! میرا خیال ہے کہ انہیں حالات کے تحت بارٹنڈر بھی زد میں نہ آسکے گا!"

"میں سمجھ گیا!۔۔ اچھا میں دیکھ لوں گا! جعفری! تم لوگوں کی مستعدی سے میں بہت خوش ہوں!"

"مہربانی ہے.... آپ کی.... آپ ہی سے تو سیکھا ہے!"

"اچھا شکریہ!" عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

اب عمران کے لئے ایک نئی الجھن پیدا ہو گئی تھی! ابھی تک اس نے اس کیس کی کڑیاں جس انداز میں ترتیب دی تھیں اس میں یک بیک خامیاں نظر آنے لگیں! گلوریا کی موت کا کیا مقصد ہو سکتا تھا؟ اور پھر پارکر؟ آخر اسے گلوریا کی موت یا زندگی سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے! جھگڑا کس بات پر ہوا تھا؟ اسی جھگڑے کی بناء پر پارکر نے اسے مار ڈالنے کا پروگرام بنایا تھا؟۔ ایسی صورت میں بنائے مخاصمت لازمی طور پر کوئی خاص اہمیت رکھتی ہو گی۔؟

چھ بجے شام کو عمران نے فلیٹ چھوڑ دیا۔ اسے ہر حال میں گلوریا کی حفاظت کرنی تھی! کیونکہ اس کے اپنے خیال کے مطابق وہ اس کیس میں خاصی اہمیت رکھتی تھی!

چیری بلوسم شہر کی بہترین تفریح گاہ تھی! اور عمران کو یقین تھا کہ گلوریا وہاں ضرور آئے گی! اس کا آنا یقینی تھا ورنہ وہ لوگ اسے مار ڈالنے کی اسکیم کیوں بناتے!

اس نے اپنی ٹوسٹیر چیری بلوسم کی کمپاؤنڈ میں کھڑی کر دی! لیکن نیچے نہیں اترا.... گاڑی ہی میں بیٹھا رہا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو! ٹھیک ساڑھے سات بجے اسے پورچ میں گلوریا نظر آئی! وہ تنہا تھی اور پورچ سے گذر کر اندر جا رہی تھی! اس سے شاید دس یا بارہ گز کے فاصلہ پر جولیا نافٹزواٹر موجود تھی! اسے عمران نے آج رات کی سازش کے متعلق مطلع نہیں کیا تھا ویسے اس کا خیال تھا ممکن ہے کیپٹن جعفری نے اسے آگاہ کر دیا ہو!

وہ گاڑی سے اتر کر جولیا کی طرف بڑھا اور قبل اس کے کہ وہ بھی ہال میں داخل ہو جاتی اس کے برابر ہو گیا!۔

"سوئیس لڑکیاں والز بڑا اچھا ناچتی ہیں!" عمران نے آہستہ سے کہا اور جولیا چونک کر مڑی.... پھر چلتے چلتے رک گئی!۔

"چلتی رہو! میں نے سنا ہے کہ آج موسم بہت خوشگوار ہے۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم کس چکر میں ہو؟" جولیا نے برا سا منہ بنا کر پوچھا۔

"یہ ثابت کرنے کے چکر میں ہوں کہ دو اور دو ساڑھے تین ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی دائرے کا قطر برابر ہو ساڑھے تین زاویہ قائمہ کے --- یعنی کہ ہمبگ---!"

"مجھے علم ہے کہ سر سلطان نے تمہیں کرنل جوزف کی لاش دکھائی تھی!" جولیا مسکرائی!۔

"لیکن میں نے اس کی قبر کھودنے سے صاف انکار کر دیا تھا! ویسے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ
م بچاری گلوریا کارٹر کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو! میں کئی دنوں سے تمہیں اس کے تعاقب میں دیکھ
ہا ہوں!"

"تمہیں اس سے کچھ سروکار نہ ہونا چاہئے!" جولیا نے کہا اور آگے بڑھ جانے کی کوشش
رنے لگی.... لیکن عمران بھی اپنی رفتار تیز ہی کرتا رہا! اور وہ اس سے آگے نہ بڑھ سکی!

گلوریا ہال میں پہنچ کر ایک میز پر قبضہ کر چکی تھی اور وہ اب بھی تنہا تھی۔ دفعتاً عمران جولیا
سے آگے بڑھ گیا۔ وہ تیر کی طرح گلوریا کی میز کی طرف جارہا تھا۔

گلوریا اسے دیکھ کر چونک پڑی! وہ اسے پہلی ہی نظر میں پہچان چکی تھی!

"میں بغیر اجازت بھی بیٹھ سکتا ہوں!" عمران اس کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا۔ گلوریا حیرت
سے منہ کھولے بیٹھی رہی! پھر یک بیک اسے غصہ آگیا۔

"کیوں شامت آئی ہے! یہاں میں تنہا نہیں ہوں!" اس نے دانت پیس کر کہا۔

"میری موجودگی میں تم کبھی تنہائی نہیں محسوس کر سکتیں!"

گلوریا چند لمحے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتی رہی پھر نہ جانے کیوں یک بیک
ٹھنڈی ہو گئی۔ دوسری طرف جولیا ان سے تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھی انہیں حیرت سے دیکھ رہی
تھی۔ عمران نے گلوریا سے کہا۔ "کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ پارکر تمہیں معاف کر دے گا۔"

"کیا مطلب!" گلوریا یک بیک چونک کر اسے گھورنے لگی۔

"پروا مت کرو! وہ تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "اب مجھ سے اس
کا مطلب بھی نہ پوچھ بیٹھنا! بعض اوقات ایک ہی چیز میں کئی آدمی دلچسپی لینے لگتے ہیں لیکن یہ
ضروری نہیں کہ ان میں سے ہر ایک خود غرض ہو! پارکر تو اپنا مطلب نکل جانے کے بعد تمہیں
قتل بھی کر سکتا ہے!.... لیکن میں.... خیر جانے دو تمہیں یقین نہیں آئے گا!—ویسے یہاں
اس وقت تمہاری زندگی خطرے میں ہے اگر آج تم نے یہاں کوئی کھانے یا پینے کی چیز طلب کی تو
تمہیں وصیت کرنے کا بھی موقع نہیں مل سکے گا!—"

"تم نہ جانے کیا بک رہے ہو!" گلوریا نے خوفزدہ سی آواز میں کہا۔

"تم مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپا سکتیں! میں تمہارے متعلق تازہ ترین اطلاعات رکھتا ہوں!

کیا یہ غلط ہے کہ منٹو پارک میں تم پارکر سے لڑ گئی تھیں!"

گلوریا کچھ نہ بولی! عمران نے کہا۔ "تم خوب اچھی طرح جانتی ہو کہ تمہارے ایک اشارے پر پارکر کی گردن پھنس سکتی ہے! پھر تم اتنی احمق کیوں ہو کہ آج کے جھگڑے کے بعد بھی گھر سے تنہا نکل پڑیں۔"

گلوریا کا چہرہ زرد ہو گیا اور وہ اپنے خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر بار بار زبان پھیرنے لگی۔ اس کی سانسیں تیزی سے چل رہی تھیں!۔

"تم یہاں خطرے میں ہو!۔ لیکن پارکر مجھ سے زیادہ نہیں ہے!۔"

"تم کیا چاہتے ہو!" گلوریا نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"فی الحال تمہیں یہاں سے بحفاظت تمام نکال لے جانا! کیا تم مجھ پر اعتماد کرو گی!"

گلوریا نے جواب نہیں دیا! وہ سہمی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔

"اوہ---! یہاں تمہیں قرونِ وسطیٰ کے خوفناک جلاد نظر نہیں آئیں گے۔ موت یہاں کافی کی پیالی یا شراب کے گلاس میں چھپ کر آتی ہے! اس لئے ان دونوں ہی سے اجتناب کرو تو بہتر ہے!"

"تم مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے!" گلوریا بڑبڑائی۔

"اچھی بات ہے.... مر جاؤ! میرا کیا جاتا ہے!" عمران نے لاپروائی سے کہا اور اس کی میز سے اٹھ گیا! لیکن وہاں سے ہٹتے وقت اس نے پھر کہا "مرنے سے پہلے مجھے ضرور یاد کر لینا ٹاٹا۔" وہ اس سے دور ایک خالی میز پر جا بیٹھا جس پر ریزرویشن کی تختی نہیں تھی! اس نے جولیا نافٹز واٹر کی طرف دیکھا جو اسے کینہ توز نظروں سے دیکھ رہی تھی! عمران نے لاپروائی سے اپنے شانوں کو جنبش دی اور گلوریا کی طرف دیکھنے لگا جس کی حالت بہت ابتر نظر آ رہی تھی! کبھی وہ کرسی کی پشت سے ٹک جاتی اور کبھی میز پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھک جاتی! ویسے اس کی نظریں اب بھی عمران پر تھیں! دفعتاً اس نے عمران کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا! عمران اٹھ کر پھر اس کی میز پر آ گیا۔

"تم کون ہو!" گلوریا نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"میں کوئی بھی ہوں! لیکن اچھا آدمی نہیں ہوں! سخت کالر اور بے داغ قمیض کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا کہ میں کوئی شریف آدمی ہوں اگر شریف آدمی ہوتا تو تم جیسی عورتوں سے مجھے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی! میں تمہارے گندے کھیل سے بخوبی واقف ہوں اور اس میں برابر کا حصہ دار

بنا چاہتا ہوں۔ سمجھیں! میں کرنل جوزف نہیں ہوں کہ آسانی سے قتل ہو جاؤں!"

"تم کیا چاہتے ہو!"

"یہی کہ اپنی زبان بند رکھو! پارکر سے تمہاری حفاظت کا ذمہ میں لیتا ہوں!"

"میں اپنی زبان کس معاملے میں بند رکھوں۔"

"یہ تم اچھی طرح جانتی ہو!--اور سنو! گلوریا کارٹر! میں پارکر بھی نہیں ہوں! پارکر جیسے میری جیب میں پڑے رہتے ہیں! تم پارکر کو بیوقوف بنا سکتی ہو مجھے نہیں!"

"میں بالکل نہیں سمجھی!"

"ٹھیک ہے! کرنل جوزف بہت تجربہ کار آدمی تھا! اس نے کچھ سوچ کر ہی اس کام کے لئے تمہیں منتخب کیا ہوگا!"

"میں کسی کرنل جوزف کو نہیں جانتی--!"

"شاباش! تم واقعی کام کی ہو! وہ بیچارا بوڑھا سر سلطان اب بھی تمہاری یاد میں آہیں بھرا کرتا ہے لیکن اب تم نے اس سے ملنا ہی چھوڑ دیا ہے گلوریا ڈارلنگ--!"

گلوریا ایک بار پھر خوفزدہ نظر آنے لگی! اس بار اس کا چہرہ بالکل تاریک ہو گیا تھا۔

"کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!"

"مگر تم چاہتے کیا ہو!"

"کچھ نہیں جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے اس کی حفاظت کرو۔ یہ ہم دونوں کا مشترکہ بزنس ہوگا!"

گلوریا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی!" مگر پارکر--!"

"اوہ پارکر--اسے میں جس وقت بھی چاہوں اپنے راستے سے ہٹا سکتا ہوں!"

"میں تم پر کس طرح یقین کر لوں!"

"کسی طرح آزما دیکھو!"

"میں پیاس محسوس کر رہی ہوں....!"

"یہاں نہیں!" عمران نے آہستہ سے کہا۔" یہاں.... موت ہے!"

"اگر یہ بات ہے!" گلوریا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔" تو ہمیں ضرور کچھ نہ کچھ منگوانا چاہئے!"

"یعنی تم مر کر دیکھنا چاہتی ہو!" عمران نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

"نہیں! ہم اس کی کچھ مقدار اپنے ساتھ لے کر اس کا کیمیاوی تجزیہ کرائیں گے۔"

"احمق۔ تم کسی تجربہ گاہ تک زندہ بھی پہنچ سکو گی!"

"تم سمجھتے نہیں! فرض کرو! میں شراب منگاؤں! لیکن اسے پئے بغیر اس کی کچھ مقدار محفوظ کرلوں۔!"

"ہاں ہاں! میں سمجھتا ہوں! لیکن تمہیں یہاں سے زندہ جاتے دیکھ کر وہ اپنی اسکیم بدل بھی سکتے ہیں یعنی کسی دوسرے طریقے سے تمہارا خاتمہ کردیں!"

"تو پھر دوسری صورت میں بھی وہ اپنی اسکیم بدل سکتے ہیں اگر میں نہ پیوں تب بھی!"

"شاید انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم یہاں سے کب گئے!"

"تو یہ اس طرح بھی ممکن ہے کہ میں شراب طلب کروں اور اس کی کچھ مقدار اپنے ساتھ لیتی چلوں!"

"چلو--یہی کرلو! میں سمجھ گیا! تم میرے بیان کی تصدیق کرنا چاہتی ہو!"

"یہی سمجھ لو!" گلوریا نے لاپروائی سے کہا! "میں حق بجانب ہوں! کیونکہ یہ صرف ہماری دوسری ملاقات ہے!"

"ہزارویں ملاقات بھی آدمی کا دل صاف نہیں کرسکتی! کیا پارکر اِن دنوں تمہارے لئے اجنبی تھا!"

گلوریا کچھ نہیں بولی! وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی! دفعتاً اس نے ایک ویٹر کو اشارہ کیا پھر اس کے قریب آنے پر شیری کے لئے آرڈر دیتی ہوئی بولی "یہیں لاؤ....!"

"یہ نمبر بارہ کی میز ہے!" ویٹر نے ادب سے جواب دیا۔ "میں اس سے کہہ دوں گا!" ویٹر چلا گیا!۔

پھر شاید پانچ ہی منٹ بعد ہال میں یک بیک ہنگامہ شروع ہو گیا!۔ ایک میز الٹنے کی آواز آئی۔ شیشے کی ظروف جھنجھنا کر ٹوٹے.... اور بھیڑ اکٹھا ہو گئی! لوگ میزوں سے اٹھنے لگے!

گلوریا بھی اٹھی! لیکن اپنی جگہ ہی پر کھڑی رہی-- عمران البتہ دو چار قدم آگے بڑھا! مگر پھر رک گیا۔ لڑنے والے اتنی دیر میں الگ کردیئے گئے۔ آہستہ آہستہ حالات پھر معمول پر آگئے۔

ویٹر نمبر بارہ گلوریا کی میز کی طرف آرہا تھا!اس نے ٹرے رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لی۔

"کیا بات تھی!" گلوریا نے پوچھا۔

"ارے کچھ نہیں جناب!اکثر لفنگے شریفوں کے بھیس میں آجاتے ہیں!نشے میں لڑ پڑے تھے۔"

"کسی کے چوٹ تو نہیں آئی!" عمران نے کسی رحمدل بیوہ کے سے انداز میں پوچھا۔

"نہیں جناب---!"

"اچھا---!" عمران سر ہلا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

"ٹھہرو---!" گلوریا نے ویٹر کو روک کر کہا۔ "میں شاید جلدی ہی اٹھ جاؤں گی۔ بل لیتے آؤ۔"

"بہت بہتر جناب!" ویٹر چلا گیا!۔

گلوریا نے جلدی سے اپنا وینٹی بیگ اٹھایا اور اس میں سے سینٹ کی ایک خالی شیشی نکالی! عمران بغور اس کے ہاتھوں کی حرکتیں دیکھتا رہا! وہ یقیناً ایک چالاک اور پھرتیلی عورت تھی! دوسرے ہی لمحے میں شیشی شیری کے گلاس میں تھی! شاید ہی آس پاس کے کسی آدمی کو اس کا احساس ہو سکا ہو! پھر اس نے بھنوؤں کے بال نوچنے کی چمٹی گلاس میں ڈال کر شیشی نکال بھی لی! پھر رومال میں رکھ کر اس کی کاک لگائی اور رومال سمیت وینٹی بیگ میں ڈال لی۔

"گلوریا!" عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ "واقعی اگر تم ہمیشہ کے لئے میری دوست ہو جاؤ تو میں ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دوں!"

جواب میں گلوریا مسکرائی.... لیکن سراسیمگی کے آثار اب بھی اس کے چہرے پر پائے جاتے تھے!

"اب کیا خیال ہے۔" اس نے پوچھا۔

"تھوڑی تھوڑی شراب ٹرے میں گراتی جاؤ۔ حتیٰ کہ گلاس آدھا ہو جائے! پھر میں تمہیں سہارا دے کر یہاں سے نکال لے چلوں گا.... تمہارا انداز کچھ اس قسم کا ہو گا جیسے تمہیں بالکل ہوش نہ ہو!"

"ہم---!" گلوریا آنکھیں بند کر کے ہنسی اور آہستہ آہستہ پلکیں اوپر اٹھائے ہوئے پوچھا۔ "تمہارا نام کیا ہے!"

"اے- آئی.... ڈھمپ!"

"ڈھمپ!--یہ کیا بلا ہے!۔"

"میں دراصل نسلاً پرتگالی ہوں!"

"مگر شاید پرتگال میں بھی اس قسم کے نام نہیں ہوتے--!"

" آہا-- تب تم.... پرتگال کے مشہور ڈھمپ خاندان سے واقف نہیں ہو! تم پرتگال یا پرتگالیوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتیں!"

"اونہہ چھوڑو--" گلوریا نے برا سامنہ بنایا! "لیکن تم نے مجھے اپنا صحیح نام نہیں بتایا!"

"فی الحال تم میرے نام کی پرواہ نہ کرو!" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "اب ہمیں اٹھنا چاہئے!"

" ٹھیک ہے-- اچھا ٹھہرو!" گلوریا نے گلاس اٹھا کر ہونٹوں تک لے جاتے ہوئے کہا اور پھر اسے ٹرے میں رکھ دیا! قریب بیٹھے ہوئے لوگ بھی یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ اس نے گھونٹ نہیں لیا تھا! گلاس ٹرے میں رکھتے وقت اس نے بڑی صفائی سے تھوڑی سی شراب گرادی تھی!

بہرحال پانچ منٹ کے اندر ہی اندر گلاس آدھا رہ گیا۔

پھر یک بیک اس کا سر میز سے جالگا! عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر اسے سیدھا کرنے لگا! قرب وجوار ان کی طرف متوجہ ہوگئے۔

"ہم.... میری.... طبیعت خراب ہو رہی ہے!" گلوریا سینے پر ہاتھ رکھ کر کراہی!

"چچ.... چلو--اٹھو!۔ باہر ہوا.... میں!" عمران ہکلایا۔

اکثر لوگوں نے عمران سے پوچھنا چاہا اور وہ سب کو ٹالتا ہوا گلوریا کو سہارا دے کر باہر لے جانے لگا۔ ویٹر نمبر بارہ لپکتا ہوا ان کی طرف آیا۔

"کیا بات ہے جناب!" اس نے پوچھا۔

"یک بیک طبیعت خراب ہوگئی!" عمران اس کے ہاتھ میں کچھ نوٹ ٹھونستا ہوا بولا۔ "واپس آکر حساب کروں گا۔"

وہ کمپاؤنڈ میں آگئے! عمران اسے ٹوسٹیر کے قریب لایا اور دروازہ کھول کر اسے بٹھاتا ہوا آہستہ سے بولا۔ "ہمیں کئی آدمی دیکھ رہے ہیں لیکن پارکر یہاں موجود نہیں ہے۔" پھر وہ بھی اسٹیرنگ کے سامنے جا بیٹھا اور کار پھاٹک سے گذر کر سڑک پر نکل آئی! کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر عمران بولا۔ "کرنل جوزف برا آدمی نہیں تھا! کیوں؟ میرا مطلب ہے کہ معاملے کا پکا تھا۔"

"میں اس وقت تک تم سے گفتگو نہیں کروں گی جب تک تمہارے بیان کی تصدیق نہ ہو جائے! یعنی یہ کہ شراب زہریلی تھی!"

"چلو میں خاموش ہو گیا! اب کچھ نہیں پوچھوں گا!"

"مجھے میرے گھر لے چلو!"

"اپنے گھر نہیں لے جاؤں گا! مطمئن رہو!" عمران نے کہا اور کار کی رفتار تیز کر دی۔ وہ ریکسٹن اسٹریٹ پہنچ کر گاڑی سے اترے۔ عمران کچھ سوچ رہا تھا! آخر اس نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

"تم جاؤ۔ اس شراب کو کسی جانور پر آزماؤ.... میں اپنے گھر جا رہا ہوں!"

"کیوں.... نہیں تم بھی چلو! تمہیں چلنا پڑیگا... میں تمہاری موجودگی میں ہی تجربہ کروں گی مجھے حیرت ہے کہ کسی نے تعاقب بھی نہیں کیا جبکہ پارکر کے پاس تقریباً ایک درجن آدمی ہیں!"

"میں جھوٹا ہوں!" عمران غرایا۔

"ہم یہاں سڑک پر جھگڑا نہیں کریں گے! تم میرے ساتھ چلو!"

"چلو.... میں کیا تم سے ڈر جاؤں گا.... ارے واہ.... چلو نا!"

وہ دونوں عمارت میں آئے.... گلوریا اپنی پالتو بلی کا خون کرنے پر آمادہ ہو گئی تھی۔ اسے شاید اب بھی عمران کے بیان پر شبہ تھا! اس نے تھوڑے سے دودھ میں وہی شراب ملائی جو سینٹ کی شیشی میں ڈال کر چیری بلوسم سے لائی تھی!

بلی دودھ پی گئی! عمران اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا.... پھر دفعتاً اس کی نظر گلوریا کی طرف اٹھ گئی! جس کے ہاتھ میں چھوٹا براؤنی پستول تھا.... اور نال اسی کی طرف اٹھی ہوئی تھی! گلوریا مسکرائی.... عمران بھی جواباً مسکرا کر پھر بلی کی طرف دیکھنے لگا! بالکل اسی انداز میں جیسے پستول پر نظر پڑی ہی نہ ہو!

"میرے ہاتھ میں پستول ہے!" گلوریا نے کہا۔

"ہاں اچھا خاصا ہے۔ براؤنی کا یہ ماڈل مجھے پسند ہے۔" عمران نے بلی پر سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔

"اگر یہ بلی نہ مری تو...." گلوریا نے کہا۔

"تو میں تم سے پستول ادھار لے کر اسے شوٹ کر دوں گا!"

"اگر بلی نہ مری تو اس کے عیوض تمہیں مرنا پڑے گا!"

"ہزار جانیں قربان ایسی بلی پر۔ ارے یہ تو آنکھ مار رہی ہے!.... واہ بھئی.... یوں کرتی ہے!" عمران نے گلوریا کو آنکھ مار دی! اور پھر بلی کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ بیٹھی اونگھ رہی تھی! پھر یک بیک اس نے چیخنا شروع کر دیا! پنجوں سے فرش کھرچنے لگی! پانچ منٹ بعد اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا!۔

گلوریا کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں! دفعتاً عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا پستول چھین لیا۔

"یہ مجھے بہت پسند ہے!" اس نے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا آؤ معاملے کی بات کرو! میں نے اس وقت تم پر احسان کیا ہے۔"

گلوریا کچھ نہ بولی! خاموشی سے مردہ بلی کی طرف دیکھتی رہی! اپنے ہاتھ سے پستول نکل جانے پر بھی وہ کچھ نہیں بولی تھی! بلکہ اس کے چہرے پر ایسے آثار بھی نہیں نظر آئے تھے جو کسی قسم کی تشویش کا پتہ دیتے! اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں اور چہرے پر پھیکا پن پھیل گیا تھا!

"معاہدے کی تین شقیں تمہارے پاس ہیں!"

"ہاں!" گلوریا نے اسکی طرف دیکھے بغیر کہا اور پھر یک بیک چونک کر بولی "تم نے کیا کہا تھا۔"

"میں بار بار نہیں دہرا سکتا! کاغذات میرے حوالے کر دو ورنہ وہ لوگ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ کاغذات میرے سپرد کر دینے کی صورت میں تم محفوظ رہو گی! میرے آدمی تمہاری حفاظت کریں گے! تم خود سوچو کہ اب تم تنہا رہ گئی ہو۔ جوزف زندہ ہوتا تو خیر دوسری بات تھی!.... ہاں یا نہیں! میں تمہیں صرف تین منٹ کی مہلت دیتا ہوں! اور پھر وہ نامکمل کاغذات قطعی بیکار ہیں! تم ان سے کوئی فائدہ بھی نہ اٹھا سکو گی!"

گلوریا کچھ نہ بولی! عمران کہتا رہا.... "کیا تمہیں اس بات پر شبہ ہے کہ پارکر تمہارا دشمن ہو گیا! کیا تم جانتی ہو کہ وہ شروع ہی سے کرنل جوزف کے پیچھے لگا رہتا تھا!"

"تم --! پھر تم کچھ بھی نہیں جانتے! پارکر اور کرنل جوزف ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہیں تھے! وہ مل کر کام کر رہے تھے!"

"چلو خیر تم کچھ بولیں تو! بہر حال وہ تین شقیں میرے حوالے کر دو!"

"تو تم ہی ان سے کیا فائدہ اٹھا سکو گے! بقیہ کاغذات لاپتہ ہیں۔"

"تم سے کس نے کہہ دیا کہ بقیہ کاغذات لاپتہ ہیں!"

"وہ پارکر کے پاس تو نہیں ہیں۔"

"اور شاید وہ تم سے ان کاغذات کا مطالبہ کرتا رہا ہے! میرا مطلب ہے کرنل جوزف کی موت کے بعد سے!"

"ہاں-- آج وہ جھگڑا اسی بات پر ہوا تھا!"

"اور تمہیں یقین ہے کہ کاغذات کرنل جوزف ہی کے پاس تھے!"

"مجھے یقین ہے!"

"پھر وہ کیا ہو گئے-- کہاں گئے!"

"اگر تم مجھے دھوکا نہ دینے کا وعدہ کرو! تو میں تمہیں بتا سکتی ہوں کرنل جوزف نے وہ کاغذات میرے سامنے ہی ایک جگہ چھپائے تھے!"

"لیکن تم اسے بھی دھوکا دے کر کچھ کاغذات اسی وقت اڑا لائی تھیں! کیوں کیا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں!"

"نہیں یہ حقیقت ہے! میں جانتی تھی کہ نامکمل کاغذات کی قیمت کوئی نہیں دے گا! لہٰذا میں نے سوچا تھا کہ وقت پر جب وہ پریشان ہوگا تو میں لگی ہوئی قیمت کا نصف وصول کر کے بقیہ کاغذات اس کے حوالے کر دوں گی۔ میں غلطی پر نہیں تھی! وہ مجھے دھوکا بھی دے سکتا تھا-- پھر میں کیا کرتی!"

"تم وہ کاغذات مجھے دے دو!"

"بیکار! پہلے ہمیں ان کاغذات کی فکر کرنی چاہئے جو کرنل جوزف کے مکان ہی میں ایک جگہ پوشیدہ ہیں!"

"تم ان کی پرواہ نہ کرو۔"

"وہ کاغذات میں اس وقت دے سکتی ہوں جب آدھی قیمت....."

"مگر ابھی تک شاید کسی نے بھی ان کاغذات کی کوئی قیمت نہیں لگائی! عمران نے کہا۔ چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔" معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنی گردن کٹوائے بغیر نہ مانو گی!"

"اگر تم کاغذات لے گئے تب بھی میری گردن کٹ ہی جائے گی! کیونکہ پارکر کو یقین ہے کہ سارے کاغذات میرے ہی پاس ہیں!"

"تم اس کی پرواہ نہ کرو! تمہاری حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں! کم از کم میرے سات آدمی ہر وقت تمہاری حفاظت کریں گے!"

"اگر پارکر نے جھلا کر پولیس کو اطلاع دے دی تو!"

"اس سے پہلے ہی پارکر ختم کر دیا جائے گا! تم مطمئن رہو!"

"کرنل جوزف کیوں قتل کیا گیا!" گلوریا دفعتاً پوچھ بیٹھی!

"کیونکہ اس کی وجہ سے ایک عورت میمی بڈفورڈ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مری تھی! اسے اتنی دیر کے لئے بھی ہوش نہیں آیا کہ پولیس اس کا بیان لے سکتی! میں لیفٹیننٹ راجن سے واقف ہوں جس نے کرنل جوزف کو قتل کیا ہے! وہ میمی کو بیحد چاہتا تھا! ابھی اس شہر میں پانچ قتل اور ہوں گے--!"

"کیوں؟ کیا مطلب!"

"میمی کی موت میں چھ آدمیوں کا ہاتھ تھا! ان میں سے ایک ختم کر دیا گیا! پانچ ابھی باقی ہیں!"

"تم انہیں جانتے ہو!"

"نام بنام! مگر تمہیں اس موضوع سے دلچسپی نہ ہونی چاہئے۔ تم تو بس کام کی بات کرو! کاغذات!"

"تم وعدہ کرتے ہو کہ میری حفاظت کرو گے!"

"ابھی اور اسی وقت میرے آدمی یہاں پہنچ سکتے ہیں! فون ہے تمہارے ہاں!"

"ہے--!"

عمران نے اپنے تین ماتحتوں کو فون کیا! اور جب وہ فون کر چکا تو گلوریا نے کہا!" تمہاری آواز کچھ بدلی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی!"

"نہیں تو..... تمہیں دھوکا ہوا ہو گا!--اب یہ تین آدمی ہر وقت تمہاری نگرانی کریں گے! اس وقت تک ریکسٹن اسٹریٹ سے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ میں حکم نہ دوں!"

کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد گلوریا نے کاغذات عمران کے حوالے کر دیئے! لیکن

ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا" بقیہ کاغذات بھی تمہیں میری مدد کے بغیر نہیں مل سکیں گے مگر ابھی جوزف لاج کی طرف جانا بھی خطرناک ہوگا کیونکہ محکمہ سراغرسانی والے عمارت کی نگرانی کررہے ہیں!"

"اوہ!" عمران مسکرایا۔ "تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ میں کاغذات وہاں سے حاصل کر چکا ہوں!"

"تم جھوٹے ہو!۔"

"ہو سکتا ہے! لیکن شائد میں نے خواب دیکھا ہو! کرنل جوزف کی خواب گاہ والے غسلخانے سے جو راستہ نیچے گیا ہے.... آہا.... وہ راستہ ایک میز تک لے جاتا ہے! اور میز کا وہ خفیہ خانہ.... بڑا سہانا خواب تھا گلوریاڈارلنگ! پریوں کے شہزادے نے خفیہ خانے سے کاغذات برآمد کر لئے --اچھا--ٹاٹا--!"

"ٹھہرو!"

"نہیں بس! پھر سہی! ابھی ہم دونوں بہت دن زندہ رہیں گے--ٹاٹا۔"



انسپکٹر پرویز کا ماتحت سارجنٹ ساجد میجر اشرف کی کوٹھی کی نگرانی کر رہا تھا! کیپٹن فیاض نے عمران کے بتائے ہوئے پتہ پر قسمت آزمائی کی تھی! یعنی سونیا کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہوگیا تھا! بہرحال اب اس کے پاس میجر اشرف اور کرنل درانی کے علاوہ تین نام اور بھی تھے۔

سونیا کو اس نے اسی دن گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا تھا اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ ان پانچ آدمیوں کے خلاف اسے سلطانی گواہ بنا کر بری کرادیا جائے گا۔ اور اب ان پانچ آدمیوں کی نگرانی ہو رہی تھی! کیپٹن فیاض کا خیال تھا کہ اس پراسرار قاتل پر پہلے ہاتھ ڈالا جائے-- پھر ان پانچ معززین سے نپٹ لیا جائے گا جن کی حیوانیت نے پندرہ سال قبل ایک عورت کی جان لی تھی!

بہرحال سارجنٹ ساجد میجر اشرف کی نگرانی کر رہا تھا! ٹھیک پانچ بجے شام کو پھاٹک سے ایک ایسا آدمی نکلتا ہوا نظر آیا جس نے اسے بیساختہ چونک پڑنے پر مجبور کر دیا! اور یہ بلاشبہ وہی آدمی تھا جس کے لئے محکمہ سراغرسانی کئی دن سے سرگرداں تھا! اس کی ڈاڑھی بڑھی ہوئی تھی۔ جسم پر سیاہ سوٹ تھا اور آنکھوں میں وحشت! وہ گیٹ سے نکل کر فٹ پاتھ سے لگی ہوئی موٹر سائیکل کے قریب آیا! اور دوسرے ہی لمحہ میں موٹر سائیکل اسٹارٹ ہو کر سڑک پر فراٹے

بھرنے لگی.... سارجنٹ ساجد اپنی موٹر سائیکل کی طرف جھپٹا! پھر ذرا ہی سی دیر میں وہ بھی اس پراسرار آدمی کے پیچھے جارہا تھا۔

تقریباً دس منٹ تک تعاقب جاری رہا! پھر اگلی موٹر سائیکل تھرٹین اسٹریٹ میں داخل ہوئی۔ لیکن وہ زیرو روڈ کے چوراہے سے آگے نہیں بڑھی! اسے ٹھیک سونیاز کارنر کے سامنے روکا گیا تھا! ساجد نے اسے موٹر سائیکل سے اتر کر سونیاز کارنر میں جاتے دیکھا! سونیاز کارنر کے سامنے ہی ایک دوا فروش کی دوکان تھی۔ ساجد نے وہاں سے انسپکٹر پرویز کو فون کیا! اور پھر باہر آکر کھڑا ہو گیا اور وہ پراسرار آدمی سامنے ہی بیٹھا شاید چائے آنے کا انتظار کر رہا تھا!۔

پھر پندرہ منٹ بعد ہی تھرٹین اسٹریٹ میں دو پولیس کاریں آکر رکیں! جن پر مسلح کانسٹیبل موجود تھے! ایک کار میں کیپٹن فیاض اور انسپکٹر پرویز تھے! وہ سب سونیاز کارنر میں گھس پڑے! سونیا کاؤنٹر کے پیچھے تھی اور پارکر کاؤنٹر ہی پر کھڑا شام کا اخبار دیکھ رہا تھا.... وہ دونوں پولیس والوں کو اس طرح گھستے دیکھ کر ششدر رہ گئے لیکن پولیس والے تو اس میز کے گرد گھیرا ڈال رہے تھے جس پر وہ پراسرار آدمی تھا! ویسے ایک ایک کانسٹیبل ہر دروازے پر بھی جم گیا تھا!۔

"تم چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ!" کیپٹن فیاض نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کس خوشی میں جناب!" اس آدمی نے ایک طنزیہ سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"تم پر کرنل جوزف کے قتل کا الزام ہے!" کیپٹن فیاض نے کہا۔ پھر سونیا کی طرف مڑ کر بولا۔ "ادھر آؤ---دیکھو! لیفٹیننٹ راجن یہی ہے۔!"

"ہاں! میں لیفٹیننٹ راجن ہوں!"

سونیا جو قریب آچکی تھی بیساختہ بولی۔ "نہیں یہ لیفٹیننٹ راجن ہرگز نہیں ہے!"

وہ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے کھڑا تھا! اور انسپکٹر اس کی جامہ تلاشی لے رہا تھا! اچانک اس کے منہ سے ایک ہلکی سی آواز نکلی کیونکہ اس نے اسکی پتلون کی جیب سے ایک خنجر برآمد کر لیا تھا جس کے دستے پر تحریر تھا "میمی بڈ فورڈ۔" اور یہ اس خنجر سے مختلف نہیں تھا! جو کرنل جوزف کی لاش میں پایا گیا تھا!

"کیا اب بھی تمہیں کرنل جوزف کے قتل سے انکار ہے!" کیپٹن فیاض نے طنزیہ لہجہ میں پوچھا۔

"قطعی انکار ہے! آپ اس خنجر پر نہ جائیے! اسے یہیں سے لے گیا تھا! آپ کو اسی کارنر

میں اسی ساخت کے تقریباً ایک درجن خنجر مل جائیں گے!"

"کیا مطلب--!"

"یہ سونیا اور پارکر سے پوچھئے!"

"بکواس ہے.... پتہ نہیں یہ کون ہے اور کیا بک رہا ہے!" سونیا جھلائے ہوئے لہجے میں بولی۔

"او ہو!" پراسرار آدمی بولا۔ "تم مجھے نہیں پہچانتیں! لیفٹیننٹ راجن کو! جس کی کہانی تمہاری ہی زبانی پولیس تک پہنچی ہے! نہیں سونیا اتنی بے مروت اور ظالم نہ بنو! آخر تم کیوں مجھے پہچاننے سے انکار کر رہی ہو! ہاں کہہ دو میری جان۔ اس طرح تم اور پارکر صاف بچ جاؤ گے!"

"کیوں! میں نے کیا کیا ہے کہ بچ جاؤں گا!" پارکر غرایا۔

"تم نے کرنل جوزف کو قتل کیا ہے--میں وہ خنجر یہاں سے برآمد کر سکتا ہوں!"

"آہا۔ تب تو.... بلاشبہ یہ آدمی لیفٹیننٹ راجن ہی معلوم ہوتا ہے!" پارکر نے سونیا کی طرف مڑ کر کہا جس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے آثار تھے!

"مم.... میں!" وہ صرف ہکلا کر رہ گئی!

"میری طرف پارکر!" اس آدمی نے کہا "کیا تم نے کرنل جوزف کو ان کاغذات کے لئے نہیں قتل کیا تھا جو اس نے دفتر خارجہ سے چرائے تھے! تم نے اسے جوزف لاج کے تہہ خانے میں قتل کیا تھا! دراصل تمہارا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا! تم تو ان کاغذات کے لئے اس پر تشدد کر رہے تھے۔ تمہیں ایک دوسری تدبیر سوجھی! تم لوگ کرنل جوزف کو میمی والے معاملے میں پہلے ہی بلیک میل کرتے رہے تھے! نہ صرف اسے بلکہ ان دوسرے پانچ آدمیوں کو بھی! اور شاید انہوں نے اب مزید رقومات دینے سے انکار کر دیا تھا! کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب اگر تم لوگ پولیس کو بھی اطلاع دو تو ان کا کچھ نہیں بگڑے گا! لہٰذا تم نے سوچا کہ کیوں نہ اس موقع سے فائدہ اٹھایا جائے! بس پھر سوچی سمجھی اسکیم کے تحت تم نے بڈ فورڈ اسکینڈل کھڑا کر دیا! تمہارے ایک آدمی نے وحشیوں کی سی شکل بنا کر سعید آباد پولیس اسٹیشن کے ایک سیکنڈ آفیسر کو عیسائیوں کے قبرستان تک دوڑایا! یہ محض اس لئے کہ جب کرنل جوزف کی لاش سے میمی بڈ فورڈ کے نام کا خنجر برآمد ہوا تو سیکنڈ آفیسر والی کہانی کی شہرت ہو جائے۔ پھر تم ان پانچوں آدمیوں کو دوسری دھمکی دے کر بڑی بڑی رقومات وصول کرو! اور وہ دھمکی یہ ہوتی کہ کرنل جوزف کے قاتل کو ان پانچوں آدمیوں کے

نام بھی بتا دیئے جائیں گے! تم اس میں کامیاب بھی ہو گئے! تم نے ابھی کل ہی ان پانچوں آدمیوں سے پچھتر ہزار روپے وصول کئے ہیں! کرنل جوزف کا انجام ان کے سامنے تھا لہٰذا وہ ڈر گئے اور انہوں نے تمہاری طلب کردہ رقومات فراہم کر دیں!"

"یہ سب کھلی ہوئی بکواس ہے۔" پارکر چیخا! اور وہ آدمی ہنسنے لگا! پھر بولا۔ "پارکر تم بالکل گدھے ہو! کیا تمہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ پوسٹ مارٹم کرنے والوں سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی! تم نے لاش کو برف میں رکھ کر اسے سڑنے سے بچا تو لیا تھا لیکن یہ نہ سوچ سکے کہ پوسٹ مارٹم اس طرح نہیں ہوتا جس طرح کوئی حکیم نبض دیکھتا ہے اور پھر تم نے دوسرا گدھا پن.... خیر چھوڑو.... دوسرا گدھا پن تو شاید انتہائی ذہین قاتل سے بھی سرزد ہو جاتا! وہ ہرگز یہ نہ سوچتا کہ خوابگاہ میں کرنل کے جوتے یا سلیپر موجود ہیں یا نہیں! اگر اسے جوتے یا سلیپر نہ ملتے تو وہ مقتول کے شفاف تلووں میں تھوڑی سی مٹی ہی لگا دیتا۔"

"تم کون ہو!" دفعتاً فیاض نے گرج کر پوچھا۔

اس پر اس خبط الحواس آدمی نے اپنی ڈاڑھی نوچنی شروع کر دی!

"تم!" فیاض کا منہ حیرت سے کھل گیا کیونکہ اب اس کے سامنے احمقستان کا شہزادہ عمران کھڑا بسور رہا تھا!

"ارے یہ تو وہی بلیک میلر ہے!" اچانک سونیا ہسٹریائی انداز میں چیخی!

"اوہ۔ تم ہو!" پارکر دانت پیس کر بولا۔ "تم نے اس رات مجھے زخمی کر دیا تھا! لیکن آج میرے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جاؤ گے!"

"گلوریا کے گھر جاؤں گا جان من۔ جو ابھی تک زندہ ہے۔ چیریز بلوسم کی وہ شراب وہیں رہ گئی تھی! چیریز بلوسم کا بار ٹنڈر اور ویٹر نمبر بارہ بھی نہیں بچ سکیں گے! تمہارے کام کچے ہی ہوتے ہیں پارکر اور ابھی تو تمہیں ان غیر ملکی جاسوسوں کا پتہ بھی بتانا پڑے گا جن کے ہاتھ تم دفتر خارجہ کے کاغذات فروخت کرنے والے تھے! کرنل جوزف تم لوگوں سے ڈرتا ضرور تھا مگر تھا بڑا گھاگ۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے کاغذات تمہارے حوالے کر دیئے تو محنت ہی محنت اس کے ہاتھ آئے گی!"

"یہ بلیک میلر ہے جناب!" پارکر نے کیپٹن فیاض سے کہا۔ "خواہ مخواہ ہمیں پھنسانا چاہتا ہے!

ایک رات اس نے ہم پر بڑی زبردستیاں کی تھیں!"

"خاموش رہو!" کیپٹن فیاض نے اسے ڈانٹا! پھر عمران سے بولا۔ "جو کچھ تم ابھی تک کہہ چکے ہو اس کے لئے تمہارے پاس کیا ثبوت ہے!"

"ثبوت نمبر ایک۔ کرنل جوزف کے تہہ خانے میں ان لوگوں کی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں! ثبوت نمبر دو یہاں سے میمی بڈ فورڈ کے نام کے تقریباً ایک درجن خنجر برآمد کئے جاسکتے ہیں! ثبوت نمبر تین گلوریا کارٹر جو سلطانی گواہ بھی بن سکتی ہے۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کیپٹن فیاض کہ یہ محکمہ خارجہ کا کیس ہے اور مجھے ان دونوں کے وارنٹ محکمہ خارجہ ہی کے توسط سے ملے ہیں! کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ سر سلطان بھی موقعہ واردات پر موجود تھے! اور انہوں نے مجھے خاص طور سے طلب کیا تھا اس لئے۔ ان وارنٹوں پر ایکشن لو! ورنہ نتیجے کے تم ذمہ دار ہو گے!"

فیاض کا منہ لٹک گیا-- لیکن وارنٹ دیکھنے کے بعد ان دونوں کے ہتھکڑیاں لگانی ہی پڑیں، پارکر بے تحاشہ گالیاں بک رہا تھا! مگر کانسٹیبلوں نے جلد ہی اس کی زبان بند کر دی!



گلوریا کارٹر سر سلطان کے پیر پکڑے رو رہی تھی! عمران نے بدقت تمام اسے ہٹایا۔

"تمہاری گلو خلاصی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ سلطانی گواہ بن جاؤ۔" عمران نے کہا۔

"مجھے کسی بات سے عذر نہ ہو گا جناب!" گلوریا نے سسکتے ہوئے کہا۔

"لیکن عدالت میں تمہاری زبان سے یہ نہ نکلنے پائے کہ اس معاہدے کا تذکرہ سر سلطان نے کیا تھا!"

"نہیں عمران صاحب کبھی نہیں! ایسا نہیں ہو گا!"

کچھ دیر بعد وہ محکمہ خارجہ کے کچھ آدمیوں کی نگرانی میں حوالات کے لئے روانہ کر دی گئی!

"تم نے مجھ پر یہ دوسرا بڑا احسان کیا ہے!" سر سلطان بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔

"ارے بس جائیے جناب! میرا کیریئر برباد ہو گیا! ایک ایسے آدمی نے مجھے گلوریا کے

ساتھ دیکھ لیا ہے جس کا میں.... وہ ہونے کا ارادہ کر رہا تھا!"

"کیا ہونے کا ارادہ کر رہے تھے!"

"ارے... وہ کیا کہتے ہیں.... اسے شوہر کے بہن.... کے بھائی کے شوہر.... بہن شوہر.... ہپ بھول گیا۔ کیا.... ہے وہ.... نوئی.... منوئی.... مٹوئی.... ارے وہ شوہر کو کیا کہتے ہیں!"

"بہنوئی!-- نہ جانے کیا بکواس کر رہے ہو تم!" سر سلطان مسکرائے!

"بہنوئی.... بہنوئی...." عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں اس آدمی کا بہنوئی ہو جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن اس نے مجھے گلوریا کے ساتھ دیکھ لیا! لعنت ہے اس پر.... اسے ایسے موقع پر منہ پھیر لینا چاہئے تھا۔"

"تم کرو گے شادی!" سر سلطان نے مسکرا کر پوچھا۔

"ارے اب کیا کروں گا شادی! والد صاحب بیچارے بوڑھے ہونے کو آئے۔ نظر بھی کمزور ہو گئی ہے! لہٰذا میرا سہرا اتنی صفائی سے نہ دیکھ سکیں گے جتنی صفائی سے دس سال پہلے دیکھ سکتے۔ اور میں اسے اپنی توہین سمجھتا ہوں کہ کوئی عینک لگا کر میرا سہرا دیکھے!"

"ارے کمبخت تو کسی کو چھوڑتا بھی ہے!"

"کیا کروں جناب یہ دل ہی ایسا ہے کہ کسی کو نہیں چھوڑنا چاہتا! خیر صاحب.... ہاں! اس غیر ملکی سفارت خانے کے خلاف کیا کارروائی ہو سکے گی، جو اس معاہدے کا مسودہ خریدنا چاہتا تھا!"

"اس کے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی! کیونکہ مسودہ وہاں تک پہنچا ہی نہیں۔ اب میں اس قصے کو یہیں ختم کر دینا چاہتا ہوں.... حتیٰ کہ عدالت میں یہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا جائے کہ ان کاغذات کی نوعیت کیا تھی اسی میں بہتری ہے!"

عمران خاموش ہو گیا-- پھر سر سلطان نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"تم شروع ہی سے لیفٹیننٹ راجن کا رول ادا کرتے رہے تھے!"

"جی نہیں! سب سے پہلے یہ رول پارکر ہی کے ایک آدمی نے ادا کیا تھا۔ جب میں سونیا سے ان پانچوں آدمیوں کے متعلق معلوم کر چکا تو میں نے سوچا کہ اس کے بیان کی تصدیق کر لی جائے! لہٰذا میں نے فیاض کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ سعید آباد پولیس اسٹیشن کے سیکنڈ آفیسر والی کہانی اخبارات میں شائع کرا دے! مقصد یہ تھا کہ میں اس طرح ان پانچوں آدمیوں پر اس کا

ردعمل دیکھ سکوں! اس کا طریقہ یہی ہو سکتا تھا! کہ میں اسی پُراسرار آدمی کی سی شکل بنا کر ان کے سامنے آتا! میں نے یہی کیا اور مجھے سو فیصدی کامیابی ہوئی۔ وہ مجھے دیکھ کر سراسیمہ ہو گئے! مگر سونیا اور اس کے ساتھی پہلے ہی ان سے پچھتر ہزار روپے وصول کر چکے تھے! بہر حال اب شاید کیپٹن بھی نتھی کر لے گا!"

"مگر یہ قبر -- اور خنجر کا اسکینڈل خوب رہا --!" سر سلطان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "ویسے اگر تم نہ ہوتے تو یہ کیس کسی سے سنبھل بھی نہ سکتا! مگر یہ تو بتاؤ کہ بڈفورڈ والی لائن سے کس طرح ہٹ گئے تھے --!"

"جولیانا فٹنر واٹر نے تہہ خانے میں انگلیوں کے کچھ نشانات دریافت کئے تھے جو پارکر اور اس کے ساتھیوں ہی کی انگلیوں کے نشانات تھے! یہیں سے میں نے کیس کے متعلق اپنے نظریات یکسر بدل دیئے تھے -- ویسے نظریات بدلنے کے لئے وہ کاغذات ہی کافی تھے۔ وہ خنجر ہی کافی تھا جسے ٹھنڈی لاش میں ٹھونسا گیا تھا! جناب اب اجازت دیجئے!"

عمران اٹھ گیا! نہ جانے کیوں وہ کچھ اکتایا اکتایا سا نظر آ رہا تھا!۔

(ختم شد)